Over 200K+ Followers
02 TO 08 MARCH, 2026 | ☆☆☆ ۲تا۸مارچ۲۰۲۶
عوام۔نظام اور ایوان
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی
پاک واچ پاکستان
PAKISTAN WATCH

OPERATION GHAZAB LIL HAQQ

آپریشن غضب للحق

سلامتی، استقامت اور قومی وقار کی علامت

سرحد پار دہشت گردی کے خلاف پاک فوج
کی موثر حکمت عملی (شیخ راشد عالم کا کالم)

پاکستان میں لیپ ٹاپ کی تقسیم
قومی سرمائے کا ضیاع؟؟

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے
ایک اور تاریخی سنگِ میل عبور کرلیا

مہنگائی کی تازہ لہر نے عوامی
مشکلات میں اضافہ کردیا

آپریشن غضب للحق

سلامتی، استقامت اور قومی وقار کی علامت

پاکستان واچ نیوز ڈیسک

قومی سلامتی کسی بھی ریاست کی بقا، استحکام اور ترقی کی بنیادی ضمانت ہوتی ہے۔ پاکستان جیسے جغرافیائی اور اسٹریٹیجک لحاظ سے حساس ملک کے لیے یہ اہمیت دوچند ہو جاتی ہے، جہاں اندرونی اور بیرونی چیلنجز ہمیشہ قومی پالیسی کے مرکز میں رہے ہیں۔ ایسے حالات میں پاک فوج، ریاست کی مضبوط ڈھال کے طور پر سامنے آتی ہے۔ آپریشن غضب للحق اسی عزم، حکمت عملی اور دفاعی بصیرت کی ایک نمایاں مثال کے طور پر سامنے آیا، جس نے قومی سلامتی کے تصور کو مزید مستحکم کیا۔

حالیہ عرصے میں سرحد پار سے درپیش خطرات اور افغان جانب سے بعض اشتعال انگیز اقدامات نے خطے کی سیکیورٹی صورتحال کو پیچیدہ بنایا۔ افغان سرزمین سے تخریبی عناصر کی دراندازی اور سرحدی کشیدگی کے واقعات نے پاکستان کی خودمختاری اور شہری سلامتی کے حوالے سے سنجیدہ خدشات کو جنم دیا۔ ایسے ماحول میں ریاست کے لیے ناگزیر ہو گیا کہ وہ واضح اور مؤثر حکمت عملی کے ذریعے یہ پیغام دے کہ کسی بھی قسم کی جارحیت یا مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ آپریشن غضب للحق اسی دفاعی عزم کی علامت کے طور پر سامنے آیا۔

پاکستان کو گزشتہ کئی دہائیوں سے سرحد پار دہشت گردی، غیر روایتی جنگی حکمت عملیوں، پراکسی نیٹ ورکس اور داخلی انتشار جیسے پیچیدہ خطرات کا سامنا رہا ہے۔ ان چیلنجز کا مقابلہ صرف روایتی عسکری قوت سے ممکن نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے مربوط انٹیلی جنس، جدید ٹیکنالوجی، فوری ردعمل کی صلاحیت اور عوامی حمایت درکار ہوتی ہے۔ آپریشن غضب للحق اسی ہمہ جہت حکمت عملی کا مظہر ہے، جس میں دفاعی تیاری کے ساتھ ساتھ قومی وقار اور خودمختاری کے تحفظ کو مرکزی حیثیت دی گئی۔

اس آپریشن کا بنیادی مقصد دشمن عناصر کو واضح پیغام دینا تھا کہ پاکستان اپنی سرحدوں، شہریوں اور قومی مفادات کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدام اٹھانے کی صلاحیت اور عزم رکھتا ہے۔ پاک فوج نے پیشہ ورانہ مہارت اور بروقت ردعمل کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ ریاستی ادارے کسی بھی خطرے سے نمٹنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ جدید دفاعی حکمت عملی، مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم اور تربیت یافتہ جوانوں کی موجودگی نے اس آپریشن کو ایک مضبوط دفاعی مثال بنا دیا۔

افغان سرحدی صورتحال کے تناظر میں یہ آپریشن خاص اہمیت اختیار کر گیا۔ پاکستان نے ہمیشہ خطے میں امن، استحکام اور باہمی احترام کی پالیسی اختیار کی ہے، مگر جب سرحد پار سے اشتعال انگیزی یا دراندازی کے واقعات سامنے آئے تو ریاست نے تحمل کے ساتھ مگر بھرپور انداز میں جواب دیا۔ یہ ردعمل کسی تصادم کی خواہش نہیں بلکہ دفاعِ وطن اور شہریوں کے تحفظ کی ذمہ داری کا تقاضا تھا۔ اس حکمت عملی نے واضح کیا کہ پاکستان امن کا خواہاں ضرور ہے، مگر اپنی خودمختاری پر سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

قومی سلامتی کے تناظر میں دیکھا جائے تو ایسے اقدامات صرف عسکری کارروائیاں نہیں ہوتے بلکہ یہ ریاستی رٹ کے استحکام کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ جب ریاست اپنے شہریوں کو تحفظ کا یقین دلاتی ہے تو اس سے نہ صرف عوامی اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ملک کا امیج مضبوط ہوتا ہے۔

آپریشن غضب للحق نے یہی پیغام دیا کہ پاکستان اپنی سرحدوں کے دفاع میں یکسو اور پرعزم ہے۔

پاک فوج کا کردار صرف سرحدوں کے دفاع تک محدود نہیں بلکہ داخلی استحکام، قدرتی آفات میں امدادی سرگرمیوں اور قومی ترقیاتی منصوبوں میں معاونت تک پھیلا ہوا ہے۔ قومی سلامتی کا جدید تصور عسکری، معاشی، سماجی اور سفارتی پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس تناظر میں پاک فوج کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور ہمہ وقت تیاری ریاستی مشینری کے لیے ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپریشن غضب للحق اسی وسیع تر قومی سلامتی کے فریم ورک کا حصہ سمجھا جا سکتا ہے۔

دہشت گردی اور ہائبرڈ وارفیئر کے اس دور میں دشمن کی حکمت عملی روایتی جنگ سے ہٹ کر اطلاعاتی حملوں، نفسیاتی جنگ اور پراپیگنڈے پر بھی مشتمل ہوتی ہے۔ ایسے میں فوج کی کامیاب کارروائیاں صرف میدانِ عمل میں نہیں بلکہ بیانیے کی سطح پر بھی اہمیت رکھتی ہیں۔ جب ریاستی ادارے مؤثر جواب دیتے ہیں تو اس سے نہ صرف زمینی حقائق مضبوط ہوتے ہیں بلکہ قومی مورال بھی بلند ہوتا ہے۔ آپریشن غضب للحق نے قوم کو یہ احساس دلایا کہ دفاعِ وطن کے لیے ادارے مکمل یکسوئی کے ساتھ سرگرمِ عمل ہیں۔

قومی سلامتی کی مضبوطی میں عوام اور افواج کا باہمی اعتماد کلیدی عنصر ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی پاکستان کو کسی مشکل مرحلے کا سامنا ہوا، قوم اور فوج ایک صفحے پر نظر آئے۔ ایسے اقدامات اس اعتماد کو مزید گہرا کرتے ہیں کیونکہ یہ شہریوں کو عملی طور پر تحفظ کا احساس فراہم کرتے ہیں۔ ریاست کی عملداری کا قیام اور دشمن عناصر کی حوصلہ شکنی کسی بھی خودمختار ملک کی اولین ترجیح ہوتی ہے، اور اسی ترجیح کو مؤثر انداز میں آگے بڑھایا گیا۔

علاقائی تناظر میں بھی یہ آپریشن اہمیت رکھتا ہے۔ جنوبی ایشیا اور بالخصوص پاک افغان سرحدی خطے میں بدلتی ہوئی سیکیورٹی صورتحال کے پیش نظر طاقت کا توازن برقرار رکھنا اور کسی بھی ممکنہ جارحیت کا بروقت جواب دینا ناگزیر ہے۔ دفاعی تیاری اور پیشہ ورانہ مہارت ہی وہ عناصر ہیں جو کسی بھی ملک کو کمزور ہونے سے بچاتے ہیں۔ پاک فوج نے ہمیشہ اپنی صلاحیتوں کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا ہے، جس کا مظاہرہ مختلف مواقع پر کیا گیا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

مزید برآں، قومی سلامتی صرف سرحدی حفاظت کا نام نہیں بلکہ داخلی استحکام اور امن و امان کی فضا کا قیام بھی اسی کا حصہ ہے۔ جب تخریبی نیٹ ورکس کو مؤثر جواب ملتا ہے تو اس کا براہ راست اثر معاشی سرگرمیوں، سرمایہ کاری اور سماجی ہم آہنگی پر پڑتا ہے۔ امن کی بحالی ترقی کی راہ ہموار کرتی ہے، اور یہی کسی بھی دفاعی حکمت عملی کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ اس تناظر میں آپریشن غضب للحق کو استحکامِ پاکستان کی ایک اہم کڑی سمجھا جا سکتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ قومی سلامتی ایک مسلسل عمل ہے جس کے لیے چوکسی، اتحاد اور مضبوط ادارے ضروری ہیں۔ آپریشن غضب للحق اس عزم کی علامت ہے کہ پاکستان اپنی خودمختاری، سرحدوں اور شہریوں کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدام اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ افغان سرحدی کشیدگی کے باوجود پاکستان نے ذمہ دارانہ مگر مضبوط طرزِ عمل اختیار کر کے یہ ثابت کیا کہ دفاعِ وطن پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔

قومی سلامتی کی ناقابلِ تسخیر ڈھال کے طور پر افواجِ پاکستان کا کردار نہ صرف دفاعی اعتبار سے اہم ہے بلکہ یہ قومی یکجہتی اور استحکام کی ضمانت بھی ہے۔ یہی وہ اعتماد ہے جو ریاست اور قوم کے رشتے کو مضبوط بناتا ہے اور مستقبل کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی طاقت فراہم کرتا ہے۔

مجلسِ ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،
● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

02 TO 08 MARCH, 2026 ☆☆☆ ۲ تا ۸ مارچ ۲۰۲۶ ☆☆☆

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ
PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

فرمانِ الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

مگر انہوں نے اس کی کانچیں کاٹ ڈالیں تو
(صالح نے) کہا کہ اپنے گھروں میں تم (تین دن اور)
فائدہ اٹھالو یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا

سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 65

مجھے ہے حکم اذاں..................!

روم میں پاکستان اور اٹلی کے درمیان داخلی سلامتی، قانونی ہجرت اور باہمی تعاون کے فروغ کے حوالے سے اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ اطالوی وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی قانونی مائیگریشن کے تحت پاکستانی اسکلڈ لیبر کے لیے ساڑھے دس ہزار ویزے جاری کرے گا۔ یہ اعلان وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کے ساتھ روم میں ہونے والی ملاقات کے دوران کیا گیا، جس میں دوطرفہ داخلی سکیورٹی تعاون اور غیر قانونی امیگریشن کی روک تھام پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ ملاقات میں اطالوی وزیر داخلہ نے واضح کیا کہ اٹلی کو مختلف شعبوں میں ہنر مند افرادی قوت کی ضرورت ہے اور پاکستان اس حوالے سے ایک اہم شراکت دار ثابت ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانونی ہجرت کے فروغ سے نہ صرف دونوں ممالک کے درمیان معاشی روابط مستحکم ہوں گے بلکہ غیر قانونی امیگریشن کی حوصلہ شکنی بھی ہوگی۔ اسی تناظر میں پاکستانی ڈپلومیٹک پاسپورٹ رکھنے والوں کو ویزا استثنیٰ دینے کا فیصلہ بھی کیا گیا، جو سفارتی تعلقات میں مزید بہتری کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ میٹیو پینٹے ڈوسی نے اس موقع پر کہا کہ محسن نقوی نے کچھ عرصہ قبل ڈپلومیٹک پاسپورٹ پر ویزا استثنیٰ کی تجویز دی تھی، جسے اب عملی شکل دی جا رہی ہے۔ انہوں نے پاکستان کی جانب سے غیر قانونی امیگریشن کے خلاف اٹھائے گئے مؤثر اقدامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایئر پورٹس اور سمندری سرحدوں پر سخت نگرانی کے باعث غیر قانونی نقل و حرکت میں نمایاں کمی آئی ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے اطالوی ہم منصب کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ پاکستان نے انسانی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائیاں کی ہیں، جس کے نتیجے میں کئی گروہوں کا خاتمہ کیا گیا۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان غیر قانونی امیگریشن، منشیات کی اسمگلنگ اور دہشتگردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ دونوں وزرائے داخلہ نے انسداد منشیات، انسانی اسمگلنگ اور دہشتگردی کے خلاف مشترکہ حکمت عملی کو مزید مؤثر بنانے پر اتفاق کیا۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ قانونی مائیگریشن کے فروغ سے نوجوانوں کو باعزت روزگار کے مواقع میسر آئیں گے اور غیر قانونی راستے اختیار کرنے کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ اطالوی وزیر داخلہ نے پاکستان کی کامیابیوں کو قابل تحسین قرار دیتے ہوئے کہا کہ مشترکہ مفادات کے شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کے لیے اٹلی مکمل طور پر تیار ہے۔ روم میں ہونے والی یہ ملاقات دونوں ممالک کے درمیان اعتماد اور شراکت داری کے ایک نئے مرحلے کی عکاس ہے، جس سے نہ صرف قانونی ہجرت کے دروازے کھلیں گے بلکہ داخلی سلامتی کے شعبے میں بھی تعاون مضبوط ہوگا۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

ٹاپ اسٹوریز Top Stories

Consumer Watch

سرحد پار دہشت گردی کے خلاف پاک فوج کی موثر حکمت عملی (شیخ راشد عالم کا کالم)

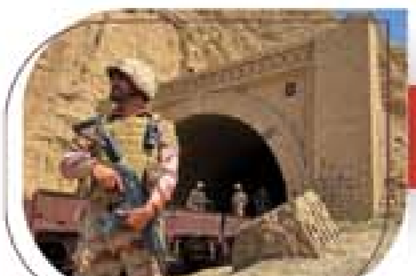

PAGE 04

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے ایک اور تاریخی سنگِ میل عبور کرلیا

PAGE 07

رمضان المبارک میں مہنگائی کی تازہ لہر نے عوامی مشکلات میں اضافہ کردیا

PAGE 05

پاکستان میں لیپ ٹاپ کی تقسیم قومی سرمائے کا ضیاع؟؟

PAGE 08

سوشل میڈیا، افواہیں اور قومی بیانیہ

PAGE 06

پاکستان جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان ایک مضبوط اقتصادی پل

PAGE 09

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس رابعہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

”حرفِ حق“

شیخ راشد عالم

سرحد پار دہشت گردی کے خلاف پاک فوج کی موثر حکمت عملی

پاکستان کو گزشتہ دو دہائیوں سے جس سب سے بڑے چیلنج کا سامنا ہے، وہ سرحد پار دہشت گردی ہے۔ یہ محض چند واقعات یا وقتی حملوں کا سلسلہ نہیں بلکہ ایک منظم، مربوط اور بیرونی سرزمین سے چلنے والی کارروائیوں کا جال ہے جس کا مقصد پاکستان کے امن، ترقی اور استحکام کو متاثر کرنا ہے۔ بالخصوص مغربی سرحد پر پیدا ہونے والی صورتِ حال نے ریاستی اداروں کو مجبور کیا کہ وہ دفاعی حکمتِ عملی کو ازسرِ نو مرتب کریں اور دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے مؤثر اور بروقت اقدامات کریں۔

گزشتہ چند برسوں میں خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات میں جو اضافہ دیکھنے میں آیا، اس کے تانے بانے سرحد پار موجود ٹھکانوں سے ملتے رہے۔ ان حملوں میں نہ صرف سکیورٹی فورسز بلکہ معصوم شہری بھی نشانہ بنے۔ پاکستان نے ابتدا میں سفارتی ذرائع کو ترجیح دی، بارہا افغان عبوری حکومت کو قابلِ تصدیق انٹیلی جنس شیئر کی، شواہد فراہم کیے اور مطالبہ کیا کہ اپنی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہونے دی جائے۔ تاہم جب ان شکایات کا ازالہ نہ ہوا اور دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہیں بدستور فعال رہیں تو پاکستان کو اپنے دفاع کا حق استعمال کرنا پڑا۔

بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت ہر ریاست کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ جب کسی ملک کی سرزمین دوسرے ملک کے خلاف دہشت گردی کے لیے استعمال ہو رہی ہو اور وہاں کی حکومت ان عناصر کو روکنے میں ناکام رہے یا عدم دلچسپی کا مظاہرہ کرے، تو متاثرہ ریاست کے پاس محدود اور ہدفی کارروائی کا اختیار موجود ہوتا ہے۔ پاکستان کی جانب سے کی گئی فضائی کارروائیاں اسی اصول کے تحت تھیں، جن کا مقصد کسی ملک کی خودمختاری کو چیلنج کرنا نہیں بلکہ دہشت گرد نیٹ ورکس کو غیر مؤثر بنانا تھا۔

پاکستانی سکیورٹی اداروں نے حالیہ عرصے میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کی تعداد میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ ان کارروائیوں کی کامیابی کا انحصار جدید ٹیکنالوجی، مقامی آبادی کے تعاون اور اداروں کے درمیان مؤثر رابطے پر ہے۔ پاک فوج اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے نہ صرف دہشت گردوں کے بڑے نیٹ ورکس کو توڑا بلکہ ان کے مالی وسائل اور سہولت کاروں کو بھی بے نقاب کیا۔ یہ ایک ہمہ جہت حکمتِ عملی ہے جس میں سرحدی نگرانی، باڑ کی تنصیب، جدید نگرانی کے آلات اور فوری ردِعمل کی صلاحیت شامل ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد طویل اور دشوار گزار ہے۔ اس خطے کی جغرافیائی پیچیدگی دہشت گردوں کو نقل و حرکت کے مواقع فراہم کرتی رہی ہے۔ اسی تناظر میں پاکستان نے سرحدی باڑ کی تکمیل کو ترجیح دی، نئی چیک پوسٹس قائم کیں اور سرحدی گزرگاہوں کو دستاویزی نظام کے تحت لایا۔ ان اقدامات کا مقصد عام شہریوں کی آمدورفت کو منظم کرنا اور غیر قانونی دراندازی کو روکنا ہے۔ اگرچہ بعض حلقوں نے اس پر اعتراضات اٹھائے، لیکن زمینی حقائق نے ثابت کیا کہ مؤثر بارڈر مینجمنٹ دہشت گردی کی روک تھام میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ دہشت گردی محض عسکری مسئلہ نہیں بلکہ ایک نظریاتی اور سماجی چیلنج بھی ہے۔ پاکستان نے نیشنل ایکشن پلان کے تحت شدت پسندی کے بیانیے کا توڑ کرنے، مدارس کی رجسٹریشن، نفرت انگیز تقاریر کے خلاف کارروائی اور کالعدم تنظیموں کی سرگرمیوں پر پابندی جیسے اقدامات کیے۔ تاہم جب بیرونی سرزمین سے منظم حملے جاری رہیں تو داخلی اقدامات کافی نہیں رہتے۔ اسی لیے سرحد پار موجود ٹھکانوں کو نشانہ بنانا ایک ناگزیر آپشن بن گیا۔

افغانستان کی موجودہ صورتِ حال بھی پیچیدہ ہے۔ برسوں کی جنگ نے وہاں کے سکیورٹی ڈھانچے کو کمزور کیا ہے۔ ایسے میں غیر ریاستی عناصر کو جگہ بنانے کا موقع ملا۔ پاکستان نے ہمیشہ ایک پرامن اور مستحکم افغانستان کی حمایت کی ہے کیونکہ دونوں ممالک کا امن ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے۔ لیکن امن کی خواہش کا مطلب یہ نہیں کہ پاکستان اپنی سلامتی پر سمجھوتہ کرے۔ حالیہ فضائی کارروائیاں محدود، مخصوص اور دہشت گردوں کے ٹھکانوں تک مرکوز تھیں، جن کا مقصد شہری آبادی کو نقصان پہنچانا نہیں تھا بلکہ ان عناصر کو پیغام دینا تھا کہ پاکستان اپنی سرزمین کے دفاع میں کسی تردد کا شکار نہیں ہوگا۔

ان اقدامات کے مثبت نتائج بھی سامنے آئے ہیں۔ کئی اہم کمانڈرز ہلاک ہوئے، اسلحے کے ذخائر تباہ ہوئے اور دراندازی کے منصوبے ناکام بنائے گئے۔ سب سے اہم بات یہ کہ سکیورٹی فورسز کا مورال بلند ہوا اور عوام کو یہ اعتماد ملا کہ ریاست ان کے جان و مال کے تحفظ کے لیے سنجیدہ ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عوامی اعتماد ایک بنیادی ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب شہری دیکھتے ہیں کہ ریاست بروقت اور مؤثر ردِعمل دے رہی ہے تو وہ بھی تعاون کے لیے آگے آتے ہیں۔

تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ عسکری کارروائی مستقل حل نہیں ہوتی۔ پائیدار امن کے لیے سفارتی روابط، انٹیلی جنس تعاون اور علاقائی ہم آہنگی ضروری ہے۔

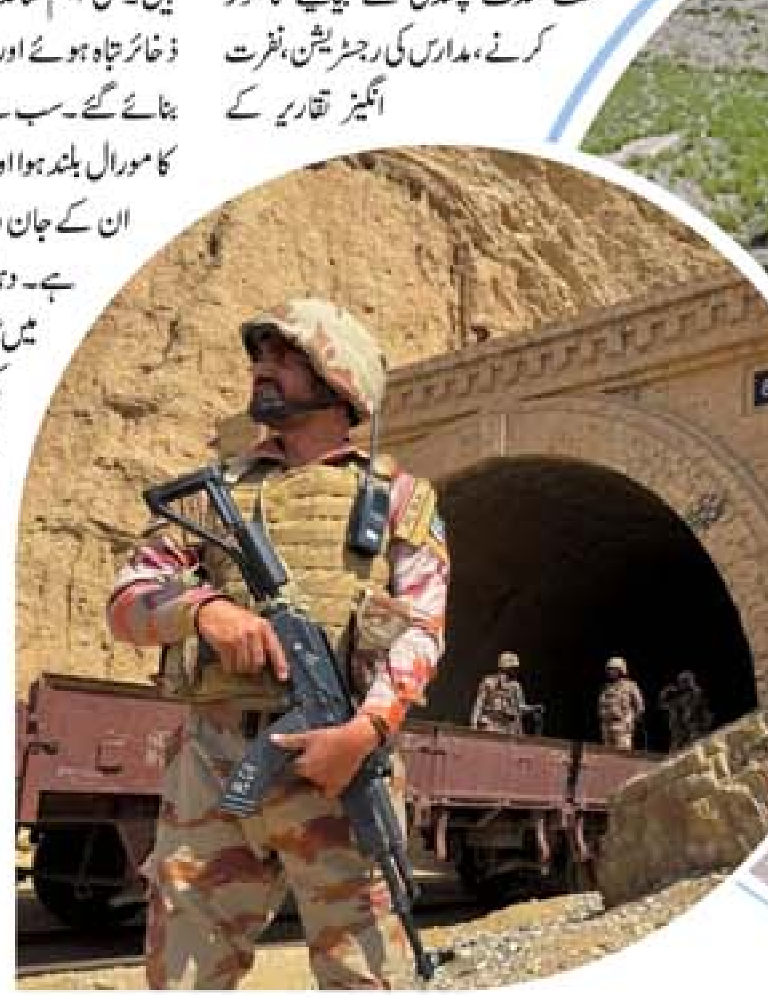

پاکستان کو چاہیے کہ وہ عالمی برادری کو بھی اس مسئلے کی سنگینی سے آگاہ رکھے تاکہ افغانستان کی سرزمین دہشت گردوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ نہ بنے۔ چین، وسطی ایشیائی ریاستیں اور دیگر علاقائی ممالک بھی دہشت گردی سے متاثر ہوتے ہیں، اس لیے مشترکہ حکمتِ عملی وقت کی ضرورت ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی نکتہ ہمیشہ امن رہا ہے، مگر امن کمزوری سے نہیں بلکہ طاقت کے توازن سے قائم ہوتا ہے۔ اگر دشمن کو یہ احساس ہو کہ اس کی ہر جارحیت کا بھرپور جواب دیا جائے گا تو وہ مہم جوئی سے باز رہتا ہے۔ یہی اصول حالیہ اقدامات کی بنیاد ہے۔ یہ کارروائیاں نہ تو جنگ کا اعلان ہیں اور نہ ہی کسی ملک کے خلاف دشمنی کا اظہار، بلکہ ایک واضح پیغام ہیں کہ پاکستان کی سرزمین اور شہریوں کا تحفظ اولین ترجیح ہے۔

مستقبل کا راستہ دوہرا ہے: ایک طرف سرحدی نگرانی اور انٹیلی جنس آپریشنز کو مزید مضبوط بنانا، اور دوسری جانب سفارتی سطح پر ایسے اقدامات کو یقینی بنانا جو دہشت گرد گروہوں کی سرپرستی کا خاتمہ کریں۔ اگر افغانستان کی حکومت اپنی سرزمین کو دہشت گردی کے لیے استعمال ہونے سے روک دے تو دونوں ممالک کے تعلقات میں بہتری آ سکتی ہے۔ تجارت، راہداری اور عوامی روابط کے بے شمار امکانات موجود ہیں، مگر یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب سرحد پار سے ہونے والی دہشت گردی کا مکمل سدباب ہو۔

پاکستان نے بارہا ثابت کیا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سنجیدہ اور پُرعزم ہے۔ ہزاروں جانوں کی قربانی دے کر اس ملک نے امن کی قیمت ادا کی ہے۔ اب یہ کسی صورت قابلِ قبول نہیں کہ بیرونی سرزمین سے بیٹھ کر عناصر پاکستان کے امن کو یرغمال بنائیں۔ مؤثر عسکری اقدامات، مضبوط سفارتی حکمتِ عملی اور قومی یکجہتی ہی وہ ستون ہیں جن پر ایک محفوظ اور مستحکم پاکستان کی عمارت کھڑی ہو سکتی ہے۔ سرحد پار دہشت گردی کے خلاف حالیہ کارروائیاں اسی عزم کا عملی اظہار ہیں کہ ریاست اپنے دفاع میں ہر ضروری قدم اٹھائے گی اور دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے تک اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔

رمضان المبارک میں مہنگائی کی تازہ لہر نے عوامی مشکلات میں اضافہ کردیا

پاکستان واچ رپورٹ

رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینے میں جہاں گھروں میں عبادات، افطار و سحر کی تیاریوں اور خیرات وصدقات کا اہتمام بڑھ جاتا ہے، وہیں مہنگائی کی تازہ لہر نے عوامی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ وفاقی ادارہ شماریات کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق حالیہ ہفتے کے دوران ہفتہ وار مہنگائی میں 1.16 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ سالانہ بنیادوں پر مہنگائی کی شرح 4.26 فیصد سے بڑھ کر 5.19 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ اضافہ بظاہر معمولی دکھائی دیتا ہے مگر جب اسے روزمرہ کی اشیائے ضروریہ کی قیمتوں سے جوڑا جائے تو اس کے اثرات براہ راست ہر گھر کے بجٹ پر محسوس ہوتے ہیں۔

اعداد وشمار کے مطابق حالیہ ہفتے میں 17 اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا جبکہ 12 اشیا کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ تاہم جن اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوا وہ زیادہ تر وہی ہیں جو رمضان المبارک میں زیادہ استعمال ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے عوامی دباؤ مزید بڑھ گیا ہے۔

اگر قیمتوں میں کمی کا جائزہ لیا جائے تو انڈوں کی قیمت میں 11.78 فیصد کمی ایک مثبت پیش رفت ہے، جو افطار و سحر کی تیاری میں اہم جزو سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح آلو کی قیمت میں 2.24 فیصد، گڑ میں 0.16 فیصد، چینی میں 0.96 فیصد، دال مسور میں 1.47 فیصد اور دال چنا میں 0.58 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ سرسوں کے تیل کی قیمت میں 0.07 فیصد اور آٹے کی قیمت میں 2.02 فیصد کمی بھی سامنے آئی۔ یہ کمی بلاشبہ عام آدمی کے لیے کچھ ریلیف کا باعث بن سکتی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب رمضان کے باعث کھپت بڑھ جاتی ہے۔

تاہم دوسری جانب جن اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، وہ زیادہ تشویشناک ہیں۔ چکن کی قیمت میں 6.34 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو افطار کے دسترخوان کی ایک بنیادی شے بن چکی ہے۔ ٹماٹر 3.82 فیصد، لہسن 5.86 فیصد اور پیاز 3.83 فیصد مہنگے ہوئے۔ مٹن میں 0.69 فیصد اور بیف میں 1.03 فیصد اضافہ ہوا۔ ان سبزیوں اور گوشت کی قیمتوں میں اضافہ گھریلو بجٹ کو براہ راست متاثر کرتا ہے، کیونکہ یہ اشیا روزمرہ پکوان کا حصہ ہیں۔

توانائی کے شعبے میں بھی قیمتوں کا دباؤ برقرار ہے۔ پٹرول کی قیمت میں 1.93 فیصد اور ڈیزل میں 2.69 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ایل پی جی کی قیمت میں 0.75 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کا اثر نہ صرف ٹرانسپورٹ بلکہ اشیائے خورونوش کی ترسیل پر بھی پڑتا ہے، جس سے مجموعی مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب پٹرولیم مصنوعات مہنگی ہوتی ہیں تو اس کے اثرات چند دنوں میں سبزی منڈیوں اور بازاروں تک پہنچ جاتے ہیں۔

حساس قیمتوں کے اعشاریے کے مطابق مختلف آمدنی رکھنے والے طبقات پر مہنگائی کے اثرات کا جائزہ بھی اہم ہے۔ 17 ہزار 732 روپے ماہانہ تک آمدنی رکھنے والے طبقے کے لیے مہنگائی میں اضافے کی رفتار 1.11 فیصد اضافے کے ساتھ 5.50 فیصد رہی۔ یہ طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے کیونکہ اس کی آمدنی محدود اور اخراجات نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔

اسی طرح 17 ہزار 733 روپے سے 22 ہزار 888 روپے ماہانہ آمدنی رکھنے والے طبقے کے لیے مہنگائی کی رفتار 1.50 فیصد اضافے کے ساتھ 6.78 فیصد تک پہنچ گئی، جو تمام طبقات میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو بنیادی ضروریات پوری کرنے میں پہلے ہی مشکلات کا شکار رہتا ہے، اور رمضان جیسے مہینے میں اضافی اخراجات اسے مزید دباؤ میں لے آتے ہیں۔

22 ہزار 889 روپے سے 29 ہزار 517 روپے تک آمدنی رکھنے والے طبقے کے لیے مہنگائی کی شرح 1.03 فیصد اضافے کے ساتھ 5.59 فیصد رہی، جبکہ 29 ہزار 518 روپے سے 44 ہزار 175 روپے تک آمدنی رکھنے والوں کے لیے یہ شرح 0.92 فیصد اضافے کے ساتھ 4.82 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ 44 ہزار 176 روپے سے زائد آمدنی رکھنے والے طبقے کے لیے مہنگائی میں اضافے کی رفتار 0.78 فیصد اضافے کے ساتھ 3.82 فیصد رہی۔ ان اعداد وشمار سے واضح ہوتا ہے کہ کم آمدنی والے طبقات نسبتاً زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، جبکہ زیادہ آمدنی رکھنے والوں پر مہنگائی کا اثر نسبتاً کم پڑ رہا ہے۔

رمضان المبارک میں مہنگائی کا بڑھنا ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ طلب میں اضافے، ذخیرہ اندوزی اور بعض اوقات انتظامی کمزوریوں کے باعث قیمتوں میں اچانک اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اگرچہ حکومت کی جانب سے پرائس کنٹرول مجسٹریٹس کی تعیناتی اور سستے بازاروں کے قیام جیسے اقدامات کیے جاتے ہیں، مگر عملی طور پر ان کے اثرات ہر علاقے میں یکساں نظر نہیں آتے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف نگرانی کا نظام مؤثر بنایا جائے بلکہ طلب و رسد کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے پیشگی اقدامات کیے جائیں۔ زرعی منڈیوں سے براہ راست فراہمی، ذخیرہ اندوزی کے خلاف سخت کارروائی اور سبسڈی کے مؤثر استعمال سے قیمتوں کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عوامی شعور بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ غیر ضروری خریداری اور ذخیرہ کرنے سے اجتناب، سادہ طرز زندگی کو اپنانا اور اعتدال کے اصول پر عمل کرنا نہ صرف معاشی دباؤ کم کرتا ہے بلکہ رمضان کے اصل پیغام سے بھی ہم آہنگ ہے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ بعض بنیادی اشیا کی قیمتوں میں کمی امید افزا ہے، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ مناسب پالیسی اور نگرانی سے قیمتوں کو مستحکم رکھا جاسکتا ہے۔ اگر متعلقہ ادارے باہمی رابطے سے کام کریں تو رمضان کے دوران مہنگائی کے دباؤ کو کم کیا جاسکتا ہے۔

مجموعی طور پر حالیہ اعداد وشمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مہنگائی کی رفتار اگرچہ قابو میں دکھائی دیتی ہے، تاہم نچلے اور متوسط طبقے کے لیے اس کے اثرات نمایاں ہیں۔ رمضان المبارک میں عوام کو ریلیف فراہم کرنا نہ صرف معاشی بلکہ سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ ایسے میں مربوط حکمت عملی، مؤثر نگرانی اور عوامی تعاون ہی وہ عوامل ہیں جو اس بابرکت مہینے کو حقیقی معنوں میں آسانی اور برکت کا سبب بنا سکتے ہیں۔

سوشل میڈیا، افواہیں اور قومی بیانیہ

نشیب وفراز

نشید آفاقی

آج کے پاکستان میں سوشل میڈیا صرف رابطے کا ذریعہ نہیں رہا، یہ رائے سازی کا سب سے طاقتور ہتھیار بن چکا ہے۔ چند لمحوں میں کوئی ویڈیو، آڈیو کلپ یا تحریر لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک تاثر، ایک کہانی اور بعض اوقات ایک پورا بیانیہ تشکیل پا جاتا ہے۔ مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب یہ بیانیہ سچ پر نہیں بلکہ افواہوں، آدھی معلومات اور جذباتی ہیجان پر مبنی ہو۔ ایسی صورت میں قومیں کنفیوژن کا شکار ہو جاتی ہیں اور ریاستی وسماجی استحکام متاثر ہوتا ہے۔

پاکستان جیسے ملک میں، جہاں سیاسی درجہ حرارت اکثر بلند رہتا ہے اور معاشی وسیکیورٹی چیلنجز مستقل موجود ہیں، وہاں اطلاعات کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے ہاں سوشل میڈیا اکثر تصدیق کے بجائے سنسنی کو ترجیح دیتا ہے۔ کسی واقعے کی مکمل تصویر سامنے آنے سے پہلے ہی اس پر تبصرے، تجزیے اور فیصلے صادر ہو چکے ہوتے ہیں۔ ایک غیر مصدقہ ٹویٹ یا ایڈیٹ کی گئی ویڈیو پورے معاشرے میں بے یقینی پھیلا دیتی ہے۔

افواہ کی نفسیات بہت سادہ ہے، لوگ وہی بات تیزی سے مانتے اور پھیلاتے ہیں جو ان کے پہلے سے موجود تعصبات یا جذبات سے مطابقت رکھتی ہو۔ اگر کوئی خبر ہمارے پسندیدہ سیاسی رہنما کے حق میں ہو تو ہم اسے بغیر تحقیق کے آگے بڑھا دیتے ہیں، اور اگر مخالف کے خلاف ہو تو مزید جوش سے شیئر کرتے ہیں۔ اس عمل میں سچ کہیں پیچھے رہ جاتا ہے اور قوم کا اجتماعی شعور تقسیم در تقسیم ہوتا چلا جاتا ہے۔

قومی بیانیہ دراصل وہ مشترکہ فہم ہے جس پر ایک قوم کھڑی ہوتی ہے۔ یہ بیانیہ محض حکومتی موقف کا نام نہیں بلکہ عوامی سوچ، تاریخی تجربات اور اجتماعی مفادات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جب سوشل میڈیا پر مسلسل متضاد اور غیر ذمہ دارانہ اطلاعات گردش کرتی رہیں تو یہ مشترکہ فہم کمزور پڑنے لگتا ہے۔ ہر گروہ اپنا الگ سچ تراش لیتا ہے اور یوں معاشرہ چھوٹے چھوٹے معلوماتی جزائر میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

پاکستان میں حالیہ برسوں کے دوران ہم نے دیکھا کہ کس طرح بعض افواہوں نے فوری طور پر عوامی ردعمل کو بھڑکا دیا۔ کبھی کسی گرفتاری کی غلط خبر، کبھی کسی اہم عہدے دار کے بارے میں بے بنیاد دعویٰ، اور کبھی کسی بین الاقوامی سازش کا مبالغہ آمیز بیانیہ، یہ سب لمحوں میں وائرل ہوا اور بعد میں یا تو تردید آ گئی یا حقیقت اس سے مختلف نکلی۔ مگر تب تک نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔ اعتماد ایک بار مجروح ہو جائے تو اسے بحال کرنا آسان نہیں رہتا۔

یہ کہنا بھی درست نہیں ہوگا کہ سارا قصور عوام کا ہے۔ ہمارے روایتی میڈیا، سیاسی قیادت اور بعض سرکاری اداروں کی غیر شفافیت بھی افواہوں کے پھیلاؤ میں کردار ادا کرتی ہے۔ جب بروقت اور واضح معلومات فراہم نہیں کی جاتیں تو خلا پیدا ہوتا ہے، اور معلومات کا یہ خلا افواہوں کے لیے زرخیز زمین بن جاتا ہے۔ لوگ قیاس آرائیوں سے اس خلا کو پُر کرتے ہیں۔ اس لیے ذمہ داری دو طرفہ ہے معلومات فراہم کرنے والوں کی بھی اور انہیں قبول کرنے والوں کی بھی۔

سوشل میڈیا کی ایک اور پیچیدگی اس کا الگورتھم ہے۔ یہ ہمیں وہی مواد دکھاتا ہے جو ہماری پسند اور رجحان سے میل کھاتا ہو۔ یوں ہم ایک ایسے ڈیجیٹل کمرے میں بند ہو جاتے ہیں جہاں صرف ہماری آواز کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ مخالف رائے یا تو نظر نہیں آتی یا دشمنی محسوس ہوتی ہے۔ اس ماحول میں افواہ سچ سے زیادہ کشش رکھتی ہے کیونکہ وہ ہمارے جذبات کو تسکین دیتی ہے۔

قومی بیانیے کے حوالے سے سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ جب ہر خبر کو سازش، ہر اختلاف کو غداری اور ہر تنقید کو دشمنی سمجھا جانے لگے تو معاشرہ مکالمے کی صلاحیت کھو دیتا ہے۔

پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے داخلی تقسیم کی قیمت کئی بار چکائی ہے۔ ایسے میں سوشل میڈیا پر غیر ذمہ دارانہ طرز گفتگو، کردار کشی اور الزام تراشی نہ صرف سیاسی ماحول کو زہریلا بناتی ہے بلکہ ریاستی اداروں پر عوامی اعتماد کو بھی کمزور کرتی ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ سوشل میڈیا کو خاموش کر دیا جائے یا اختلاف رائے کو دبایا جائے۔ درحقیقت سوشل میڈیا نے عام شہری کو آواز دی ہے، جس کے ذریعے وہ ناانصافی کے خلاف بول سکتا ہے اور اہم معاملات پر بحث کر سکتا ہے۔ مسئلہ آزادی اظہار نہیں بلکہ اس آزادی کے ساتھ جڑی ذمہ داری ہے۔

آزادی اور ذمہ داری کا توازن ہی ایک صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔

حل کہاں سے شروع ہو؟ سب سے پہلے ہمیں بطور شہری اپنی عادتیں بدلنی ہوں گی۔ کسی بھی خبر کو آگے بڑھانے سے پہلے اس کا ذریعہ دیکھنا، تاریخ چیک کرنا اور کم از کم دو مستند ذرائع سے تصدیق کرنا ایک بنیادی اصول ہونا چاہیے۔ اگر خبر جذبات بھڑکا رہی ہو تو مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔ اکثر جھوٹی خبریں اسی انداز میں پیش کی جاتی ہیں کہ قاری فوری ردعمل دے۔

دوسری جانب ریاست اور میڈیا اداروں کو شفافیت اور بروقت معلومات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہوگا۔ جب عوام کو صحیح وقت پر درست معلومات ملیں گی تو افواہوں کی گنجائش کم ہو جائے گی۔ پریس بریفنگ، ڈیٹا کی دستیابی اور واضح پالیسی بیانات اعتماد سازی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

تعلیم کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ ڈیجیٹل لٹریسی کو نصاب کا حصہ بنایا جانا چاہیے تاکہ نوجوان یہ سیکھ سکیں کہ آن لائن مواد کو کیسے پرکھا جاتا ہے، تصویر یا ویڈیو کی اصلیت کیسے جانچی جاتی ہے اور الگورتھمز کیسے کام کرتے ہیں۔ یہ دور محض پڑھنے لکھنے کا نہیں بلکہ معلومات کو سمجھنے اور جانچنے کا ہے۔

سیاسی قیادت کو بھی اپنے کارکنوں اور حامیوں کو ذمہ دارانہ طرز عمل کی تلقین کرنی چاہیے۔ اگر قیادت خود اشتعال انگیز زبان استعمال کرے گی تو کارکنان بھی وہی رویہ اپنائیں گے۔ قومی بیانیہ صرف نعروں سے نہیں بنتا، بلکہ برداشت، مکالمے اور سچائی کے احترام سے تشکیل پاتا ہے۔

آخر میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سوشل میڈیا بذات خود نہ دشمن ہے نہ نجات دہندہ۔ یہ ایک طاقتور ذریعہ ہے جس کا استعمال ہماری نیت اور شعور پر منحصر ہے۔ اگر ہم اسے افواہوں، نفرت اور تقسیم کے لیے استعمال کریں گے تو اس کے نتائج بھی ویسے ہی ہوں گے۔ لیکن اگر ہم اسے شعور، مکالمے اور مثبت بیانیے کے لیے بروئے کار لائیں تو یہی پلیٹ فارم قومی یکجہتی کا وسیلہ بن سکتا ہے۔

پاکستان کو اس وقت جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ اعتماد ہے عوام کا اداروں پر، اداروں کا عوام پر اور مختلف طبقات کا ایک دوسرے پر۔ یہ اعتماد سچائی، شفافیت اور ذمہ دارانہ رویے سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔ سوشل میڈیا کے اس دور میں ہر شہری محض صارف نہیں بلکہ ایک طرح کا ناشر بھی ہے۔ جو کچھ ہم لکھتے اور شیئر کرتے ہیں، وہ صرف الفاظ نہیں ہوتے بلکہ وہ قوم کے اجتماعی ذہن میں ایک اینٹ کا اضافہ کرتے ہیں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا قومی بیانیہ مضبوط، متوازن اور حقیقت پر مبنی ہو تو ہمیں افواہوں کے سیلاب کے آگے بند باندھنا ہوگا۔ یہ بند قانون سے زیادہ شعور سے تعمیر ہوگا۔ اور جب شعور بیدار ہو جائے تو افواہ اپنی کشش کھو دیتی ہے، کیونکہ سچ کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور قومیں مضبوط بنیادوں پر ہی آگے بڑھتی ہیں۔

Over 200K+ Followers on social media now shining in print too

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے ایک اور تاریخی سنگِ میل عبور کرلیا

پاکستان واچ رپورٹ

پاکستان کی معیشت کے لیے ایک اور خوش آئند خبر سامنے آئی ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ترجمان کے مطابق روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (RDA) کے ذریعے بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں نے مجموعی طور پر 12 ارب ڈالر سے زائد کی خطیر رقم وطن منتقل کر دی ہے۔ یہ پیش رفت نہ صرف ایک عددی کامیابی ہے بلکہ اس بات کا عملی ثبوت بھی ہے کہ سمندر پار پاکستانی اپنے وطن کی معاشی ترقی میں بھرپور اور فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق اب تک 9 لاکھ سے زائد روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کھولے جا چکے ہیں، جن کے ذریعے 12 ارب ڈالر کی ترسیلات پاکستان بھیجی گئیں۔ یہ اعداد و شمار اس اعتماد کی عکاسی کرتے ہیں جو اوورسیز پاکستانیوں نے ملک کے مالیاتی نظام اور حکومتی اقدامات پر ظاہر کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس کامیابی پر بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ دراصل ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس نے فاصلے سمیٹ دیے اور سرمایہ کاری و ترسیلات کو نہایت آسان بنا دیا۔

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ: ایک انقلابی قدم

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کا آغاز اس مقصد کے تحت کیا گیا تھا کہ دنیا بھر میں مقیم پاکستانی بغیر کسی پیچیدہ کاغذی کارروائی کے پاکستان میں بینک اکاؤنٹ کھول سکیں، سرمایہ کاری کر سکیں اور ترسیلات زر با آسانی بھیج سکیں۔ اس اسکیم نے نہ صرف بینکنگ سہولیات کو ڈیجیٹل انداز میں مربوط کیا بلکہ غیر مقیم پاکستانیوں کو ملکی معیشت کا براہ راست حصہ بننے کا موقع فراہم کیا۔

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کے ذریعے صارفین رئیل اسٹیٹ، اسٹاک مارکیٹ، نیا پاکستان سرٹیفکیٹس اور دیگر مالیاتی مصنوعات میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ اس سے ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر کو استحکام ملا اور مالیاتی نظام کو تقویت حاصل ہوئی۔

سمندر پار پاکستانیوں کا روشن کردار

پاکستانی تارکین وطن طویل عرصے سے ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہر سال اربوں ڈالر کی ترسیلات زر بھیج کر وہ نہ صرف

اپنے خاندانوں کی کفالت کرتے ہیں بلکہ ملکی معیشت کو بھی مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے اس عمل کو مزید منظم، شفاف اور آسان بنا دیا ہے۔

ترسیلات زر پاکستان کے لیے زرمبادلہ کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ یہ رقم درآمدات کے بل کی ادائیگی، بیرونی قرضوں کی ذمہ داریوں اور مالیاتی استحکام کے لیے کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔ جب بیرونِ ملک مقیم پاکستانی اپنے وطن میں سرمایہ کاری کرتے ہیں تو اس کے اثرات براہ راست معاشی سرگرمیوں، روزگار کے مواقع اور صنعتی ترقی پر مرتب ہوتے ہیں۔

اعتماد کا اظہار

12 ارب ڈالر کی ترسیل اس بات کا واضح پیغام ہے کہ عالمی سطح پر موجود پاکستانی کمیونٹی اپنے وطن کے ساتھ مضبوط جذباتی اور معاشی تعلق رکھتی ہے۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے اس تعلق کو عملی شکل دی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال، شفاف طریقہ کار اور آسان رسائی نے اوورسیز پاکستانیوں کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے۔

یہ کامیابی اسٹیٹ بینک اور متعلقہ اداروں کی کاوشوں کا بھی نتیجہ ہے جنہوں نے بین الاقوامی معیار کے مطابق بینکاری نظام کو ڈیجیٹلائز کیا اور قانونی و مالیاتی تقاضوں کو سادہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں — مشرقِ وسطیٰ، یورپ، شمالی امریکہ اور ایشیا — میں مقیم پاکستانیوں نے اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

ملکی معیشت پر مثبت اثرات

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کے ذریعے آنے والی رقوم نے معیشت میں کئی حوالوں سے مثبت اثرات مرتب کیے ہیں:

1. زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ: بیرونی ادائیگیوں کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملی۔
2. سرمایہ کاری میں وسعت: اسٹاک مارکیٹ اور حکومتی بانڈز میں بیرونی سرمایہ کاری بڑھی۔
3. **بینکاری نظام کا فروغ: ڈیجیٹل بینکنگ اور مالی شمولیت کو تقویت ملی۔
4. **اقتصادی استحکام: مالیاتی نظم و ضبط اور شفافیت میں بہتری آئی۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کے ذریعے موصول ہونے والی رقوم طویل المدتی سرمایہ کاری کی صورت میں معیشت کے مختلف شعبوں کو سہارا دے رہی ہیں، جس سے پائیدار ترقی کے امکانات روشن ہوئے ہیں۔

قومی ترقی میں اوورسیز پاکستانیوں کی شمولیت

بیرونِ ملک مقیم پاکستانی صرف ترسیلات زر تک محدود نہیں، بلکہ وہ ملک کے سفیر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیتے ہیں۔ مختلف شعبہ جات میں ان کی کامیابیاں پاکستان کا مثبت تشخص اجاگر کرتی ہیں۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے انہیں براہ راست قومی ترقی کے عمل میں شریک کر دیا ہے۔

یہ اقدام اس بات کی علامت ہے کہ پاکستان جدید تقاضوں کے مطابق اپنی مالیاتی پالیسیوں کو ڈھال رہا ہے اور عالمی سطح پر موجود اپنی افرادی قوت کو قومی سرمایہ سمجھتا ہے۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں نے اوورسیز پاکستانیوں کے لیے ایک ایسا محفوظ اور قابلِ اعتماد پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے وطن میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

مستقبل کے امکانات

12 ارب ڈالر کا ہدف عبور کرنا ایک اہم سنگِ میل ضرور ہے، مگر یہ سفر کا اختتام نہیں بلکہ ایک نئی شروعات ہے۔ اگر اسی رفتار سے اوورسیز پاکستانی روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ سے استفادہ کرتے رہے تو آنے والے برسوں میں یہ حجم مزید بڑھ سکتا ہے۔

ڈیجیٹل بینکنگ کے فروغ، سرمایہ کاری کے نئے مواقع اور عالمی معیار کی مالیاتی سہولیات پاکستان کو خطے میں ایک مضبوط معاشی مرکز بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ اس سمت میں ایک روشن مثال ہے۔

روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کے ذریعے 12 ارب ڈالر کی ترسیل دراصل سمندر پار پاکستانیوں کے اعتماد، محبت اور وابستگی کا مظہر ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے اس اعتماد کو سراہنا بجا ہے، کیونکہ یہی اعتماد ملکی معیشت کی مضبوطی کا ضامن ہے۔

پاکستان کی ترقی کی کہانی میں اوورسیز پاکستانیوں کا کردار سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے اس کردار کو مزید نمایاں کر دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ جب قومی جذبہ اور مؤثر پالیسی یکجا ہوں تو معاشی استحکام کی راہیں خود بخود ہموار ہو جاتی ہیں۔

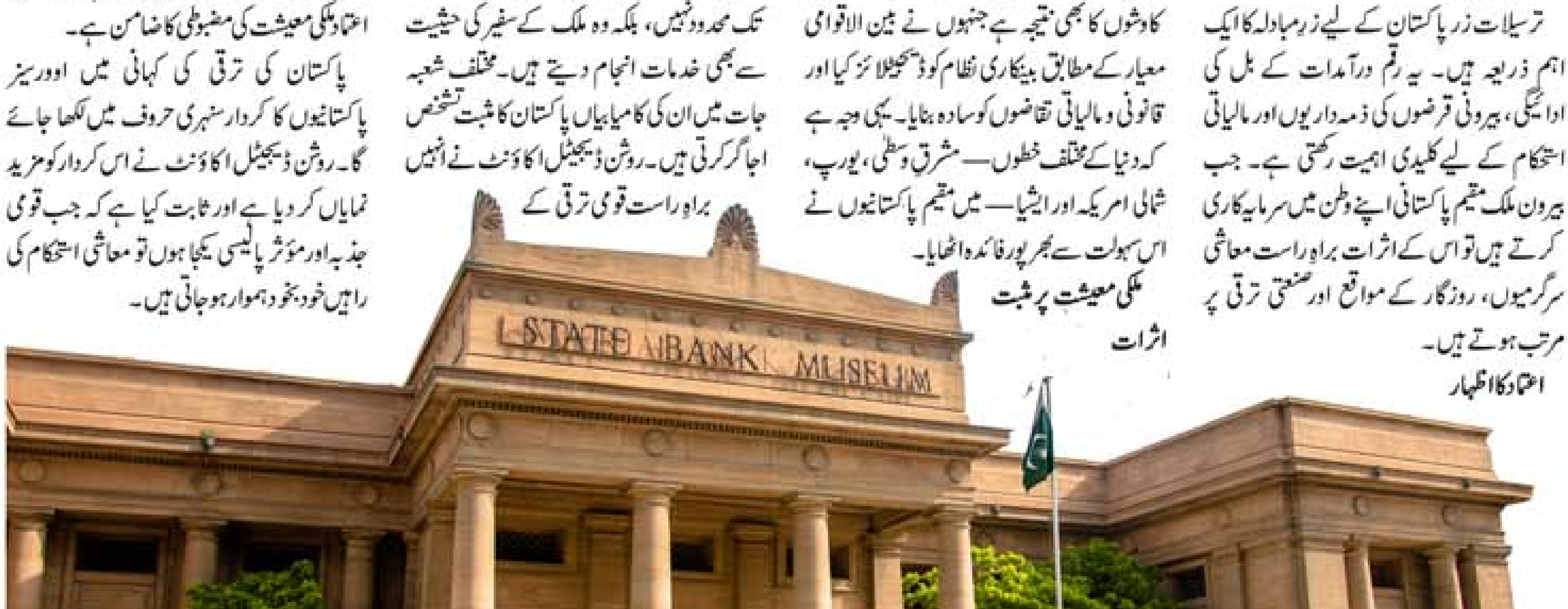

پاکستان واچ رپورٹ

امریکا میں 30 ارب ڈالر کا لیپ ٹاپ پروگرام تعلیمی معیار بہتر نہ بنا سکا

پاکستان میں لیپ ٹاپ کی تقسیم قومی سرمائے کا ضیاع ؟؟

پاکستان میں وزیراعظم یوتھ پروگرام کے تحت لیپ ٹاپ تقسیم ہو رہے ہیں مگر تعلیمی نتائج کا جامع جائزہ سامنے نہیں آیا

قومی وسائل کو وظائف، تحقیق، اساتذہ کی تربیت اور تعلیمی انفراسٹرکچر پر خرچ کرنا براہِ راست تعلیمی بہتری کا ذریعہ بن سکتا ہے

کمپیوٹر کے زیادہ استعمال اور کم امتحانی نتائج کے درمیان تعلق پایا گیا، نئی نسل کی مہارتوں میں کمی دیکھی گئی، نیوروسائنسدانوں کی رائے

اسمارٹ فون کے پھیلاؤ کے بعد توجہ کا دورانیہ کم ہوا، مسلسل اسکرین ٹائم نے گہری تفہیم اور مطالعے کی عادت کو متاثر کیا

تعلیم کے شعبے میں ڈیجیٹل انقلاب کو ترقی اور جدت کی علامت سمجھا گیا مگر کتابی کلچر سے دوری نے نئی نسل کی ذہنی صلاحیتوں کو متاثر کیا

کتاب پڑھنے کا عمل دماغ کے ان حصوں کو متحرک کرتا ہے جو گہری تفہیم، تجزیاتی سوچ اور ارتکاز سے متعلق ہوتے ہیں، ماہرین

گزشتہ دو دہائیوں میں دنیا بھر میں تعلیم کے شعبے میں ڈیجیٹل انقلاب کو ترقی اور جدت کی علامت سمجھا گیا۔ یہ تصور عام ہوا کہ اگر طلبہ کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ یا ٹیبلٹ دے دیا جائے تو وہ خود بخود جدید علوم تک رسائی حاصل کر کے زیادہ باصلاحیت بن جائیں گے۔ چنانچہ ترقی یافتہ ممالک نے اربوں ڈالر خرچ کر کے نصابی کتب کے متبادل کے طور پر ڈیجیٹل آلات متعارف کروائے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ سوال شدت سے ابھرا کہ کیا واقعی اس سرمایہ کاری نے تعلیمی معیار کو بہتر بنایا یا اس کے نتائج توقعات کے برعکس سامنے آئے؟

امریکی جریدے Fortune کے مطابق امریکا میں 2002 میں ریاستی سطح پر پہلا بڑا لیپ ٹاپ پروگرام شروع کیا گیا۔ اس وقت کے گورنر نے اسے بچوں کو براہِ راست انٹرنیٹ اور معلومات تک رسائی دینے کا انقلابی قدم قرار دیا۔ ابتدا میں ساتویں جماعت کے تقریباً 17 ہزار طلبہ کو ایپل لیپ ٹاپ فراہم کیے گئے۔ 2016 تک یہ تعداد بڑھ کر 66 ہزار تک جا پہنچی، اور پھر یہ رجحان پورے ملک میں پھیل گیا۔ 2024 تک تعلیمی اداروں میں ڈیجیٹل آلات کی فراہمی پر 30 ارب ڈالر سے زائد خرچ ہو چکے ہیں۔ بظاہر یہ ایک متاثر کن اور مستقبل بین اقدام تھا، مگر اس کے نتائج نے ماہرین کو چونکا دیا۔

نیورو سائنسدان Jared Cooney Horvath نے امریکی سینیٹ کمیٹی کے سامنے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ جدید تاریخ میں پہلی بار ایک ایسی نسل سامنے آئی ہے جس کے معیاری امتحانات کے نتائج گزشتہ نسل کے مقابلے میں کم آئے ہیں۔ ان کے مطابق خواندگی اور عددی مہارتیں اگرچہ ذہانت کی مکمل عکاسی نہیں کرتیں، لیکن یہ ادراکی صلاحیت کی اہم علامت ضرور ہیں۔ گزشتہ دہائی میں ان مہارتوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ انہوں نے عالمی طلبہ کے جائزوں کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اسکول میں کمپیوٹر کے زیادہ استعمال اور کم امتحانی نتائج کے درمیان واضح تعلق پایا گیا۔ ان کے مطابق مسئلہ ٹیکنالوجی کو مکمل مسترد کرنے کا نہیں بلکہ اس کے غیر منظم اور بے قابو استعمال کا ہے۔

ماہرین نفسیات اور اعصابی سائنسدانوں کے مطابق مسلسل اسکرین ٹائم سیکھنے کے لیے غیر مؤثر بلکہ بعض اوقات نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ کتاب پڑھنے کا عمل دماغ کے ان حصوں کو متحرک کرتا ہے جو گہری تفہیم، تجزیاتی سوچ اور ارتکاز سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اسکرین پر تیز رفتار معلومات، ویڈیوز اور ملٹی ٹاسکنگ کی عادت توجہ کے دورانیے کو کم کر دیتی ہے۔ طلبہ معلومات کو سرسری انداز میں دیکھتے ہیں مگر اس پر غور و فکر کی عادت کمزور پڑ جاتی ہے۔ 2007 کے بعد اسمارٹ فون کے عام ہونے سے یہ رجحان مزید تیز ہوا۔ غیر محدود رسائی نے سیکھنے کی صلاحیت بڑھانے کے بجائے اسے منتشر کیا۔

یہی وجہ ہے کہ 2025 تک 17 امریکی ریاستوں نے تدریسی اوقات میں موبائل فون کے استعمال پر پابندی عائد کی جبکہ 35 ریاستوں میں کلاس روم کے اندر فون کے استعمال کو محدود کرنے کے قوانین نافذ کیے گئے۔ یہ اقدامات اس حقیقت کا اعتراف ہیں کہ بے قابو ڈیجیٹل توسیع تعلیمی ماحول کو مضبوط بنانے کے بجائے کمزور بھی کر سکتی ہے۔ 2017 میں ریاست مین کے سرکاری اسکولوں کے ٹیسٹ نتائج نے بھی یہی اشارہ دیا کہ 15 سالہ ڈیجیٹل پروگرام کے باوجود نمایاں بہتری سامنے نہیں آئی، جس پر اس منصوبے کو بڑی ناکامی قرار دیا گیا۔

اس پس منظر میں پاکستان کی صورتحال کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ وزیراعظم یوتھ پروگرام کے تحت طلبہ میں لیپ ٹاپ تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنا اور انہیں عالمی معیار کے مطابق بنانا بتایا جاتا ہے۔ بلاشبہ ٹیکنالوجی سے واقفیت وقت کی ضرورت ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا محض لیپ ٹاپ فراہم کر دینا تعلیمی کامیابی کی ضمانت ہے؟ کیا ہمارے پاس اس پروگرام کے تعلیمی نتائج کا آزادانہ اور شفاف تجزیہ موجود ہے؟ کیا اساتذہ کو ڈیجیٹل تدریس کی مکمل تربیت دی گئی ہے؟ کیا طلبہ کے لیے اسکرین ٹائم اور مواد کے استعمال کے واضح رہنما اصول مرتب کیے گئے ہیں؟

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں وسائل محدود ہیں۔ ہر خرچ ہونے والا روپیہ دراصل قوم کی امانت ہے۔ اگر یہ سرمایہ براہِ راست طلبہ کی تعلیمی ضروریات پر لگایا جائے تو اس کے نتائج زیادہ پائیدار ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر میرٹ اور ضرورت کی بنیاد پر اسکالرشپس ہزاروں مستحق طلبہ کو تعلیم جاری رکھنے کا موقع فراہم کر سکتی ہیں۔ تحقیقی گرانٹس جامعات میں سائنسی اور سماجی علوم کی تحقیق کو فروغ دے سکتی ہیں۔ اساتذہ کی تربیت اور نصاب کی بہتری تعلیمی معیار کو بنیادی سطح پر مضبوط بنا سکتی ہے۔ دیہی علاقوں میں تعلیمی انفراسٹرکچر کی بہتری لاکھوں بچوں کے لیے مواقع پیدا کر سکتی ہے جو آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ڈیجیٹل آلات اکثر غیر تعلیمی استعمال میں چلے جاتے ہیں۔ سوشل میڈیا، گیمنگ اور تفریحی مواد تعلیمی مقاصد پر غالب آ سکتے ہیں، خاص طور پر جب نگرانی اور رہنمائی کا مؤثر نظام موجود نہ ہو۔ اس کے برعکس وظائف اور تعلیمی معاونت براہِ راست طالب علم کی تعلیمی پیش رفت سے جڑی ہوتی ہے۔ جب طالب علم کو مالی دباؤ سے نجات ملتی ہے تو وہ پوری توجہ کے ساتھ تعلیم پر مرکوز ہو سکتا ہے۔

ٹیکنالوجی کو مکمل طور پر رد کرنا دانشمندانہ مؤقف نہیں، کیونکہ جدید دنیا میں ڈیجیٹل مہارتیں ناگزیر ہیں۔ تاہم ٹیکنالوجی کو مقصدی، منظم اور تعلیمی اصولوں کے مطابق استعمال کرنا ضروری ہے۔ پہلے پالیسی، تربیت اور نگرانی کا نظام مضبوط کیا جائے، پھر ڈیجیٹل آلات کی فراہمی کو اس فریم ورک کے تحت محدود اور مؤثر بنایا جائے۔ اندھی تقلید کے بجائے تحقیق اور تجربے کی بنیاد پر فیصلے کیے جائیں۔

قومی پالیسی سازی میں جذبات یا وقتی مقبولیت کے بجائے طویل المدتی تعلیمی بہتری کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ اگر عالمی تجربہ یہ بتا رہا ہے کہ غیر منظم ڈیجیٹل فراہمی مطلوبہ نتائج نہیں دے سکی، تو ہمیں سبق سیکھتے ہوئے اپنی ترجیحات طے کرنی چاہئیں۔ نوجوانوں کی تحقیقی ترقی اس وقت ممکن ہے جب وسائل کو براہِ راست ان کی علمی، تحقیقی اور فکری نشوونما پر خرچ کیا جائے۔ لیپ ٹاپ ایک آلہ ہے، مقصد نہیں۔ اصل مقصد ایک باشعور، باصلاحیت اور تحقیق پسند نسل کی تیاری ہے، اور اس کے لیے پائیدار سرمایہ کاری ناگزیر ہے۔

پاکستان جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان ایک مضبوط اقتصادی پل

پاکستان واچ نیوز

جنیوا میں منعقدہ یو این ای سی ای) کے ان لینڈ ٹرانسپورٹ کمیٹی کے 88ویں اجلاس میں وفاقی وزیر مواصلات عبدالعلیم خان نے پاکستان کے مستقبل کے معاشی وتجارتی ویژن کو عالمی برادری کے سامنے بھرپور انداز میں پیش کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان محض ایک ٹرانزٹ ملک نہیں بلکہ جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان ایک مضبوط اقتصادی پل بنتے جا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بدلتی ہوئی عالمی معاشی صورتحال میں پاکستان اپنی جغرافیائی اہمیت کو عملی طاقت میں تبدیل کر رہا ہے اور خطے کے ممالک کے لیے تجارت، لاجسٹکس اور رابطہ کاری کا مرکزی مرکز بنتا جا رہا ہے۔

عبدالعلیم خان نے اپنے خطاب میں اس حقیقت کو اجاگر کیا کہ پاکستان کا محلِ وقوع اسے جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا، چین، روس اور مشرق وسطی کے درمیان ایک قدرتی راہداری بناتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان اقتصادی پل بنانے کا عزم محض نعرہ نہیں بلکہ ایک عملی منصوبہ ہے، جس پر تیزی سے پیش رفت جاری ہے۔

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ جدید شاہراہوں، موٹرویز، بندرگاہوں اور سرحدی سہولیات کی بہتری کے ذریعے پاکستان علاقائی تجارت کو نئی رفتار دے رہا ہے۔ ان کے مطابق عالمی قوانین اور اقوام متحدہ کے کنونشنز پر عملدرآمد کے ذریعے سرحدی تجارت کو آسان اور شفاف بنایا جا رہا ہے، جس کے مثبت اثرات نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے پر مرتب ہوں گے۔

سی پیک اور علاقائی رابطوں کا نیا دور

وفاقی وزیر مواصلات نے سی پیک) کے تحت ہونے والی تعمیر وترقی کو پاکستان کی معاشی حکمت عملی کا بنیادی ستون قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک کے ذریعے سڑکوں، بندرگاہوں اور صنعتی زونز کی ترقی نے پاکستان کو بین الاقوامی تجارتی نقشے پر مزید نمایاں کر دیا ہے۔

انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ بیلا روس، روس اور وسطی ایشیائی ریاستوں کی اس راہداری میں شمولیت علاقائی روابط کے ایک نئے دور کی شروعات ہے۔ پاکستان کے راستے روس اور وسطی ایشیا تک تجارتی رسائی ممکن بنانا خطے میں معاشی انضمام کی جانب ایک بڑا قدم ہے۔ یہ پیش رفت نہ صرف سامان کی ترسیل کے اخراجات کم کرے گی بلکہ وقت کی بچت کے ذریعے کاروباری سرگرمیوں میں بھی اضافہ کرے گی۔

این ایل سی کا کردار اور تجارتی انقلاب

عبدالعلیم خان نے National Logistics Cell (این ایل سی) کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ ادارہ ازبکستان اور قازقستان کے ساتھ مل کر تجارتی انقلاب لا رہا ہے۔ جدید لاجسٹکس، ڈیجیٹل ٹریکنگ سسٹم اور تیز رفتار کسٹمز کلیئرنس نے پاکستان کو ایک قابلِ اعتماد تجارتی شراکت دار کے طور پر پیش کیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ 1800 سے زائد ٹی آئی آر آپریشنز پاکستان کی بہترین لاجسٹکس اور عالمی معیار کے نظام کا ثبوت ہیں۔ ٹی آئی آر سسٹم کے ذریعے سامان کی محفوظ اور تیز تر ترسیل ممکن ہوئی ہے، جس سے بین الاقوامی تجارت کو نمایاں سہولت ملی ہے۔

این ایل سی کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں نے وسطی ایشیا کے ممالک کو پاکستان کی بندرگاہوں تک براہ راست رسائی فراہم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

خنجراب سے بندرگاہوں تک مضبوط شاہراہیں

وفاقی وزیر نے کہا کہ خنجراب سے لے کر جنوبی بندرگاہوں تک جدید شاہراہوں کا جال علاقائی رابطوں کا مضبوط ترین ستون ہے۔ خنجراب کے راستے چین اور وسطی ایشیا تک زمینی رسائی نے پاکستان کو بین الاقوامی تجارتی راہداری میں مرکزی حیثیت دے دی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ گوادر پورٹ پر وسطی ایشیائی ریاستوں کے لیے سو ایکڑ پر مشتمل خصوصی ٹرمینل مختص کیا گیا ہے، جو لینڈ لاکڈ ممالک کو براہ راست سمندر تک رسائی فراہم کرے گا۔ اسی طرح PortKarachi کی وسیع گنجائش وسطی ایشیائی ممالک کے لیے تجارتی سرگرمیوں کا بڑا مرکز بن سکتی ہے۔

ان بندرگاہوں کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا جا رہا ہے تاکہ عالمی معیار کے مطابق کارگو ہینڈلنگ اور کسٹمز کلیئرنس ممکن ہو سکے۔ اس کے نتیجے میں پاکستان نہ صرف تجارتی گزرگاہ بلکہ علاقائی سپلائی چین کا مرکزی محور بن رہا ہے۔

ڈیجیٹلائزیشن اور شفافیت کی جانب پیش رفت

عبدالعلیم خان نے وزارتِ مواصلات کی جانب سے ٹریفک ڈیٹا کی ڈیجیٹلائزیشن اور شفافیت کے پروگرام کو اہم پیش رفت قرار دیا۔ ان کے مطابق جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے نہ صرف ٹریفک مینجمنٹ بہتر ہو رہی ہے بلکہ کرپشن کے امکانات بھی کم ہو رہے ہیں۔

ڈیجیٹل سسٹمز کے ذریعے سامان کی نقل و حرکت کی مانیٹرنگ آسان ہو گئی ہے، جس سے تجارتی عمل میں شفافیت اور اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ عالمی معیارات کے مطابق ڈیٹا شیئرنگ اور کنٹرول سسٹم سے پاکستان کا لاجسٹکس نیٹ ورک مزید مضبوط ہو رہا ہے۔

ویزہ آن ارائیول اور علاقائی روابط

وفاقی وزیر نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ 126 ممالک کے لیے ویزہ آن ارائیول کی سہولت علاقائی روابط میں مزید اضافہ کرے گی۔ اس اقدام سے کاروباری افراد، سرمایہ کاروں اور سیاحوں کو پاکستان آنے میں آسانی ہوگی، جس سے معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان سرمایہ کاری کے لیے ایک محفوظ اور پرکشش منزل کے طور پر ابھر رہا ہے۔ بہتر انفراسٹرکچر، مستحکم پالیسیوں اور علاقائی تعاون کے ذریعے پاکستان عالمی تجارت میں اپنا حصہ بڑھا رہا ہے۔

عالمی قوانین اور یو این کنونشنز پر عملدرآمد

عبدالعلیم خان نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان عالمی قوانین اور اقوام متحدہ کے کنونشنز پر مکمل عملدرآمد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری سے تجارتی عمل میں آسانی اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

پاکستان کی کوشش ہے کہ سرحدی چیک پوسٹس کو جدید سہولیات سے لیس کیا جائے، تاکہ سامان کی ترسیل میں تاخیر کم ہو اور کاروباری لاگت میں کمی آئے۔ یہ اقدامات پاکستان کو خطے میں ایک قابلِ اعتماد اقتصادی شراکت دار کے طور پر مضبوط بنا رہے ہیں۔

مستقبل کا وژن: علاقائی خوشحالی کا مرکز

اجلاس سے خطاب کے اختتام پر عبدالعلیم خان نے کہا کہ پاکستان کا وژن صرف اپنے لیے نہیں بلکہ پورے خطے کی مشترکہ خوشحالی کے لیے ہے۔ جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان اقتصادی پل بن کر پاکستان علاقائی ترقی اور استحکام میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔

انہوں نے عالمی برادری کو یقین دلایا کہ پاکستان علاقائی تعاون، جدید انفراسٹرکچر اور پائیدار ترقی کے اصولوں پر کاربند رہے گا۔ ان کے مطابق پاکستان کی بندرگاہیں، شاہراہیں اور لاجسٹکس نیٹ ورک نہ صرف سامان کی ترسیل کے راستے ہیں بلکہ معاشی ہم آہنگی اور مشترکہ ترقی کے ضامن بھی ہیں۔

یوں جنیوا میں ہونے والے اس اہم اجلاس میں پاکستان نے واضح پیغام دیا کہ وہ خطے میں معاشی روابط کے فروغ، تجارتی سہولت کاری اور بین الاقوامی تعاون کے لیے سنجیدہ اور پرعزم ہے۔ جنوبی اور وسطی ایشیا کو جوڑنے والا اقتصادی پل بننے کا خواب اب عملی شکل اختیار کر رہا ہے، اور پاکستان تیزی سے ایک ابھرتے ہوئے علاقائی اقتصادی مرکز کے طور پر اپنی شناخت مضبوط بنا رہا ہے۔

ماہ رمضان میں اشیائے خوردونوش کی قیمتیں کنٹرول کرنے اور ٹریفک روانی کیلئے اقدامات

گراں فروشی اور روڈ سائڈ تجاوزات کی روک تھام کے لئے تمام ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز متحرک

ماہ رمضان کی نئی فہرستیں جاری دکانوں اور مارکیٹوں پر آویزاں کی جائیں کمشنر کراچی کی بیورو آف سپلائی کو ہدایت

کراچی انتظامیہ نے ماہ رمضان میں اشیائے خوردونوش کی قیمتیں کنٹرول کرنے اور ٹریفک روانی کے لئے اقدامات کیے ہیں۔ گراں فروشی اور روڈ سائڈ تجاوزات کی روک تھام کے لئے تمام ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز متحرک کر دیا گیا ہے بیورو آف سپلائی کو آپنا موثر کردار ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کمشنر کراچی آفس میں گراں فروشی اور ٹریفک روانی متاثر کرنے والی تجاوزات کی روک تھام کی جائے گی اور تجاوزات کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی کمشنر آفس نے گزشتہ ایک کے دوران گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کی رپورٹ جاری کی ہے جس کے مطابق ایک ہفتہ میں 2ہزار 4سو 29 مقامات پر قیمتیں چیک کی گئیں 554 گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کی گ مجموعی طور 35لاکھ 62ہزار روپے سے جرمانہ عائد کیا گیا۔ 45. دکانیں سیل مختلف دکانوں کو تنبیہ کی گ ہے جبکہ گزشتہ روز ٹریفک کی روانی متاثر کرنے پر 45دکانیں سیل کر دی گئی ہیں جبکہ دیگر کو تنبیہ کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر آرام باغ حاظم بھی گوار نے کارروائی کر کے 45دکانیں سیل کیں جبکہ اسسٹنٹ کمشنر گارڈن اور اسسٹنٹ کمشنر البراہیم حیدری ملیر نے تجاوزات کا خاتمہ کیا اور آئندہ نہ کرنے کی یقین دہائی پر تنبیہ کی گئی ہے شہریوں کی شکایت کے ازالے کے لئے 1299 ہیلپ لائن فعال کر دیا گیا ہے۔ کمشنر کراچی سید حسن نقوی نے ماہ رمضان میں شہریوں کو مناسب قیمت پر اشیائے خوردونوش کی فراہم کے لیے خصوصی اقدامات کئے ہیں۔ ماہ رمضان کی خصوصی مناسب قیمتیں مقرر کر دی گیں اور نئی فہرستیں جاری کر دی گئی ہیں کمشنر نے بیورو آف سپلائی کو ہدایت کی ہے کہ وہ تمام اشیا کی مقرر کی جانے والی نئی فہرستیں مارکیٹوں 'اور دکانداروں کو فراہم کریں اور انھیں ہدایت کریں کہ وہ ماہ رمضان کی نئی فہرستیں نمایاں طور پر آویزاں کریں ۔جبکہ کمشنر نے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی ہے کہ وہ یقینی بنائیں کہ تمام دکاندار سرکاری نرخوں کی فہرستیں نمایاں طور پر آویزاں کریں ۔ تاکہ خریداروں کو معلوم ہو سکے کہ وہ جو چیز خرید رہے ہیں اس کی سرکاری قیمت کیا ہے۔ کمشنر نے ڈپٹی کمشنرز کو کہا ہے کہ جو دکاندار فہرست آویزاں نہ کرے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے ۔کمشنر آفس کے مطابق ناجائز منافع خوری کی روک تھام کے لیے تمام اسسٹنٹ کمشنرز اور مختار کار متحرک ہین ڈپٹی کمشنرز کی نگرانی میں قیمتیں کنٹرول کرنے کی مہم جاری ہے ۔ کمشنر آفس نے گزشتہ ہفتہ کے دوران ناجائز منافع خوروں کے خلاف کی گئی کارروای کی تفصیل جاری کی ہے جس کے مطابق گزشتہ ہفتہ 10 فروری 17 فروری کے دوران اسسٹنٹ کمشنرز نے 2ہزار 4سو 29 مقامات پر قیمتیں چیک کیں اور 554 گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کی گ ۔مجموعی طور 35لاکھ 62ہزار روپے سے جرمانہ عائد کیا گیا ۔ضلع وسطی میں 97 گراں فروشوں پر چار لاکھ پچیس ہزار ضلع شرقی میں ایک سو گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کر کے اس پر 7لاکھ 70ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ ضلع کیماڑی میں 77 گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کی گئی اور 89ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا ضلع کورنگی میں 65 گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کی گئی اور ایک لاکھ 96 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا ضلع جنوبی میں 129 گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کی گ جس میں 16 لاکھ اور غربی میں بیں گراں فروشوں پر 88ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

اسکول اسپیسفک بجٹ کی تفصیلات کو آن لائن کر دیا گیا

سندھ میں شفافیت کے اقدامات کو آگے بڑھاتے ہوئے اسکول اسپیسفک بجٹ کی تفصیلات آن لائن کر دی گئی ہیں۔ وزیر تعلیم سندھ سید سردار علی شاہ کی ہدایت پر محکمہ اسکول ایجوکیشن سندھ نے پہلی بار صوبے کے 34106 اسکولوں کی بجٹ معلومات کو پبلک کرتے ہوئے مجموعی طور پر 18 ارب 67 کروڑ 11 لاکھ روپے کے بجٹ کی تفصیلات محکمہ تعلیم کی ویب سائٹ پر جاری کر دی ہیں۔ وزیر تعلیم سندھ سید سردار علی شاہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسکولوں کے بجٹ کی تفصیلات ڈویژن، ضلع، تعلقہ اور اسکول سطح تک فراہم کی گئی ہیں تاکہ عوام کو براہ راست معلومات تک رسائی حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام سندھ حکومت کے معلومات تک رسائی کے بنیادی حق کو تقویت دیتا ہے اور پیپلز پارٹی کے منشور کی عملی تعبیر ہے، جس سے شفاف طرز حکمرانی کو فروغ ملے گا۔ سید سردار علی شاہ نے بتایا کہ بجٹ تفصیلات تک آسان رسائی کے لیے کیو آر کوڈ بھی جاری کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے چند لمحوں میں کسی بھی اسکول کی بجٹ معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ صوبائی وزیر نے ہدایت کی ہے کہ ویب سائٹ کا لنک اور کیو آر کوڈز دفاتر اور اسکولوں میں نمایاں مقامات پر آویزاں کیے جائیں تاکہ عوامی

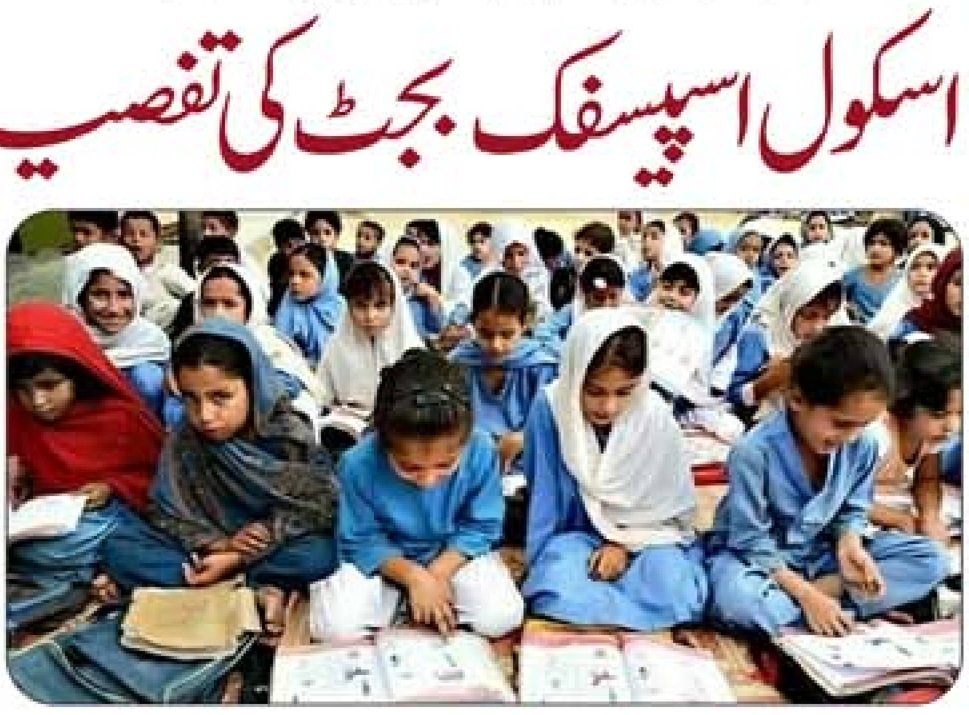

نگرانی اور شفافیت کو مزید فروغ مل سکے۔ ان کے مطابق اسکولوں کو فراہم کیے گئے فنڈز سے فرنیچر، مرمت و مینٹیننس اور واش فیسلٹیز جیسے بنیادی مسائل حل ہوں گے، جبکہ ہم نصابی سرگرمیوں، شجرکاری اور دیگر تعلیمی امور کے لیے بھی فنڈز استعمال ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسکولوں کے بجٹ کی تفصیلات منظر عام پر لا کر عوامی نگرانی کو بھی نظام کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بجٹ جاری ہونے کے بعد آن لائن اور فزیکل ویریفکیشن کے ذریعے موثر مانیٹرنگ کا نظام قائم کیا گیا ہے، جبکہ بجٹ کے استعمال کی نگرانی ڈیجیٹل انداز میں موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے کی جائے گی۔ صوبائی وزیر تعلیم نے واضح کیا کہ اسکول فنڈز کے ناجائز استعمال کی صورت میں سخت احتساب کیا جائے گا تاکہ وسائل کا درست اور شفاف استعمال یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز کو متنبہ کیا کہ وہ اسکولوں کے مسائل کے حل کے حوالے سے مکمل طور پر خودمختار ہیں اور کسی بھی قسم کے دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔

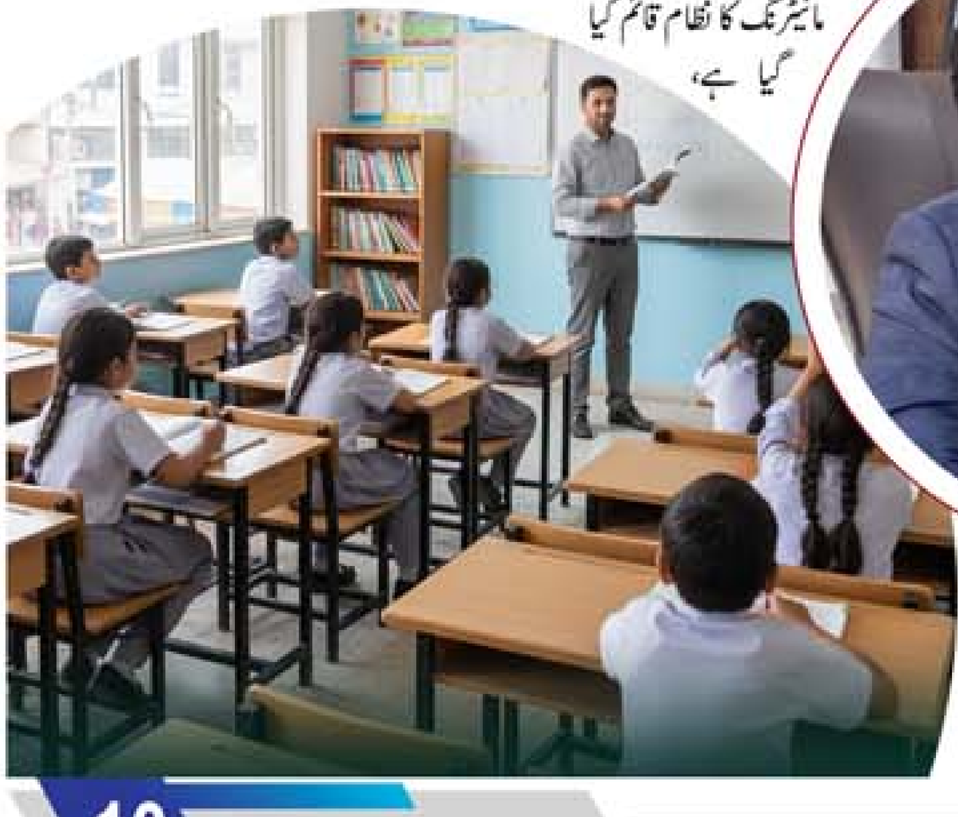

بلاول بھٹو کو وزیر اعظم پاکستان بنا کر دم لیں گے، گورنر پنجاب

پیپلز پارٹی کا منشور غریبوں کسانوں اور مزدوروں کے لیئے کھڑا ہونا ہے، سردار سلیم حیدر خان

گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے کہا ہے کہ بلاول بھٹو زرداری کو وزیر اعظم پاکستان بنا کر دم لیں گے وہ ان خیالات کا اظہار مانانوالہ میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا منشور غریبوں کسانوں اور مزدوروں کے لیئے کھڑا ہونا ہے۔ آپ حضرات کو یاد ہوگا کہ سن 88 اور سن 93 میں پیپلز پارٹی نے شیخوپورہ سے کلین سویپ کیا تھا۔ اور آج بھی مانانوالہ پاکستان پیپلز پارٹی کا گڑھ ہے انشاللہ آنے والے جنرل الیکشن میں مانانوالہ ایک بار پھر پاکستان پیپلز پارٹی کا گڑھ ثابت ہوگا۔ اس موقعہ پر مانانوالہ سے مرکزی مسلم لیگ کے سابقہ امیدوار صوبائی اسمبلی مرزا علی عابد بیگ نے پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا جنہیں گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے پیپلز پارٹی میں شمولیت پر خوش آمدید کہا۔ اپنے خطاب میں گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے کہا کہ اہلیان مانانوالہ کے مسائل اتنے ہیں پہلے کسی حکومت عوامی نمائندے نے انہیں سنجیدگی سے سمجھا نہیں ہے۔ انشاللہ پیپلز پارٹی اقتدار میں آ کر آپ کے زخموں پر مرہم رکھے گی اور مانانوالا کے عوامی مسائل حل کرے گی۔ گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے کہا کہ عوام شہید بھٹو اور شہید بی بی سے آج بھی محبت کرتے ہیں اور عوام میں آج بھی پیپلز پارٹی کی جڑیں موجود ہیں۔ چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کو وزیر اعظم پاکستان بنانا ہماری سیاسی جدوجہد کی اولین ترجیح ہے تاکہ محترمہ شہید بی بی کی روح کو تسکین پہنچ سکے۔ میں آج مانانوالا میں پیپلز پارٹی کے جیالوں کے اس بڑے پروگرام میں کہتا ہوں کہ مجھے گورنر نہیں اپنا بھائی سمجھیں۔ پنجاب کی عوام کے لیئے گورنر ہاؤس کے دروازے کھلے ہیں۔ جبکہ مانانوالہ کے عوامی مسائل کے حل کے لیئے ہر ممکن کوشش کروں گا وہ چاہیے واٹر سپلائی کے التواء کے شکار منصوبے ہوں یا ننکانہ گورونانک یونیورسٹی کے حوالے سے درپیش مسائل انشاللہ جلد حل کیے جائیں گے۔ صحافیوں سے گفتگو میں انہوں نے کہا کہ ملک میں کوئی قومی حکومت نہیں بن رہی ماسوائے اکا دکا پارٹیوں کے تمام پارٹیاں حکومت کا حصہ ہیں۔

چیف سیکرٹری زاہد اختر زمان کی زیر صدارت رمضان انتظامات کا جائزہ اجلاس، اضلاع کی کارکردگی پر بریفنگ

نارووال میں نگہبان دسترخوان، ستا رمضان بازار اور نگہبان راشن کارڈ پروگرام پر موثر عملدرآمد جاری، ڈپٹی کمشنر محمد طیب خان کی بریفنگ

چیف سیکرٹری پنجاب زاہد اختر زمان کی زیر صدارت ماہِ رمضان المبارک کے انتظامات کے حوالے سے منعقدہ اہم اجلاس میں صوبہ بھر کے ڈپٹی کمشنرز نے شرکت کی اور اپنے اپنے اضلاع میں رمضان ریلیف اقدامات پر تفصیلی بریفنگ دی۔ نارووال میں ڈپٹی کمشنر آفس میں منعقدہ ویڈیو لنک اجلاس کے موقع پر ڈپٹی کمشنر محمد طیب خان سمیت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو احمد ہارون، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل غلام سرور، اسسٹنٹ کمشنرز سید وسیم عباس، عدنان عاطف، سید قیصر عباس، ڈپٹی ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ قمر عثمان، ایکسین

واسا محمد کاشف، ای اے ڈی اے یاسر محمود، ایس این اے عثمان باجوہ سمیت میونسپل کمیٹیوں کے متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔ ڈپٹی کمشنر نارووال محمد طیب خان نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ضلع نارووال میں رمضان المبارک کے دوران عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے کیے جانے والے انتظامات پر بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں ضلع بھر میں "نگہبان دسترخوان" "ستا رمضان بازار" اور "نگہبان راشن کارڈ" پروگرام پر موثر انداز میں عملدرآمد جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مستحق اور نادار افراد تک ریلیف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے شفاف اور منظم طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ستے رمضان بازاروں میں اشیائے خورد و نوش سرکاری نرخوں پر دستیاب ہیں جبکہ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس روزانہ کی بنیاد پر انسپکشن کر رہے ہیں تاکہ ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں، صفائی ستھرائی کے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ عملہ متحرک ہے تاکہ شہریوں کو صاف ستھرا ماحول فراہم کیا جا سکے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ضلعی انتظامیہ رمضان المبارک کے دوران عوام کو ہر ممکن ریلیف کی فراہمی کے لیے تمام تر وسائل بروئے کار لائے گی اور حکومت پنجاب کی ہدایات پر مکمل عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔

گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین رائے ونڈ میں سولر پینلز، ڈے کیئر سنٹر اور کالج بس کا افتتاح

ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز نعیم اقبال، احسن افضل کھوکھر بطور مہمانِ خصوصی شریک، جدید لائبریری، ڈیجیٹل میڈیا لیب اور اسپورٹس روم کا بھی افتتاح

گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین رائے ونڈ میں سولر پینلز، ڈے کیئر سنٹر، جدید لائبریری و ڈیجیٹل میڈیا لیب، اسپورٹس روم اور کالج بس کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمانانِ خصوصی ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز نعیم اقبال اور احسن افضل کھوکھر تھے جنہوں نے مختلف منصوبہ جات کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ مہمانوں نے کالج کے مختلف شعبہ جات کا دورہ کیا اور انتظامیہ کی مثالی کارکردگی، بہترین ٹیم ورک اور محدود وسائل میں نمایاں ترقیاتی اقدامات کو سراہا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز نے ادارے کی مجموعی کارکردگی کو قابلِ تحسین قرار دیتے ہوئے اپنی مدد آپ کے تحت سولر پینلز، لائبریری اور سپورٹس روم کے قیام پر مبارکباد پیش کی اور کالج میں ملٹی پرپز ہال کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے تحت طالبات کا تعلیمی سفر کالج بس کی سہولت کی صورت میں آسان کرنے پر اور اس ضمن میں ایم این اے افضل کھوکھر کی خصوصی کاوشیں کو قابلِ تحسین قرار دیتے ہوئے احسن کھوکھر کا کالج بس کی فراہمی پر شکریہ بھی ادا کیا گیا اور کالج روڈ کی تعمیر کی فوری ضرورت کے حوالے سے بھی آگاہ کیا گیا۔ مہمانان نے پرنسپل ڈاکٹر طلعت رحمن اور وائس پرنسپل ڈاکٹر ممتاز اسلم کی بہترین انتظامی صلاحیتوں، کالج اساتذہ کا ٹیم ورک اور ادارے کی ترقی میں ان کی انتھک محنت کو سراہا۔ پرنسپل ڈاکٹر طلعت رحمن نے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور عوامی نمائندگان کا تعاون اور مسلسل سرپرستی پر شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ ادارہ تعلیمی و ہم نصابی میدان میں مزید کامیابیاں حاصل کرتا رہے گا۔ انہوں نے ڈائریکٹر ویمن ایمپاورمنٹ پنجاب کا بھی ڈے کیئر سنٹر کے قیام میں مکمل تعاون کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کالج میں 1100 سے زائد طالبات زیرِ تعلیم ہیں اور ادارہ مسلسل وسعت اور ترقی کی جانب گامزن ہے۔ ہمارا وژن ہے کہ علاقے کی بیٹیوں کے لیے اس ادارے کو ایک مثالی اور شاندار تعلیمی مرکز بنایا جائے جہاں معیاری تعلیم اور بہترین سہولیات میسر ہوں۔

پسنی کی نئی آئی ٹی لیب نوجوانوں کے لیے ڈیجیٹل گیٹ وے ثابت ہوگی

پسنی کی نئی آئی ٹی لیب نوجوانوں کے لیے 'ڈیجیٹل گیٹ وے' ثابت ہوگی، تعلیمی اداروں میں آئی ٹی کے فروغ سے روشن مستقبل کی بنیاد رکھ دی گئی، ہمارا اصل سرمایہ ہمارے طلباء وطالبات ہیں، اساتذہ کی خصوصی تربیت سے طلباء کو AI اور جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جائے گا، گان خیالات کا اظہار مولانا ہدایت الرحمن نے گورنمنٹ بوائز ہائیر سیکنڈری اسکول پسنی میں جدید ترین آئی ٹی لیب کا باقاعدہ افتتاح کے موقع

پر کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق وادر کی تحصیل پسنی میں تعلیمی ترقی کی جانب ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے، رکن صوبائی اسمبلی (ایم پی اے) مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے گورنمنٹ بوائز ہائیر سیکنڈری اسکول پسنی میں جدید ترین آئی ٹی لیب کا باقاعدہ افتتاح کر دیا، یہ منصوبہ ایجوکیشن سپورٹ پروگرام (ESP) اور یونیسف (UNICEF) کے مالی و تکنیکی تعاون سے مکمل کیا گیا ہے جس کا مقصد ساحلی پٹی کے طلباء کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے فیتہ کاٹ کر آئی ٹی لیب کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اسکول کے احاطے میں پودا لگا کر شجر کاری مہم کا بھی آغاز کیا، تا کہ تعلیمی اداروں میں ماحولیاتی شعور کو اجاگر کیا جا سکے۔ میجر

اوساف (پاکستان کوسٹ گارڈز 4 بٹالین) کوسٹ گارڈز کی جانب سے تعلیمی سرگرمیوں کی حمایت کا

یقین دلایا۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زاہد حسین اور ایجوکیشن سپورٹ پروگرام کے منیجر عادل نوذئی نے آئی ٹی لیب کے پراجیکٹ پر تفصیلی روشنی ڈالی

اور اسے یونیسف کے تعاون کا ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر جدید آئی ٹی لیب کے حوالے سے گفتگو کرتے ایم پی اے گوادر مولانا ہدایت الرحمان بلوچ، پاکستان کوسٹ گارڈز 4 بٹالین پسنی کے میجر اوساف،

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر گوادر زاہد حسین اور ایجوکیشن سپورٹ پروگرام کے منیجر عادل نوذئی نے کہا کہ یہ لیب پسنی کے طلبا کے لیے ایک "ڈیجیٹل گیٹ وے" ثابت ہوگی۔ اس میں تیز رفتار انٹرنیٹ اور جدید کمپیوٹرز فراہم کیے گئے ہیں تا کہ طلباء فری لانسنگ، سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ اور دیگر آن لائن ہنر سیکھ سکیں۔ مقامی نوجوانوں کو اب بڑے شہروں کا رخ کیے بغیر بین الاقوامی معیار کی تکنیکی سہولیات میسر ہوں گی۔ داخلہ مہم 2026" تعلیم سب کیلئے" افتتاح کے بعد داخلہ مہم 2026(Enrollment Campaign) کے حوالے سے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمان نے کی۔ میٹنگ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ

اساتذہ اور سماجی کارکنان گھر گھر جا کر والدین کو تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ پسنی اور گرد ونواح کے دیہی علاقوں میں اسکول سے باہر بچوں (Out of School Children) کا ڈیٹا اکٹھا کر کے انہیں تعلیمی عمل میں شامل کیا جائے۔ مقررین نے واضح کیا کہ اسکولوں میں داخلہ صرف حکومت کی نہیں بلکہ معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے کہا کہ" ہمارا اصل سرمایہ ہمارے بچے ہیں۔ جب تک ہم اپنے تعلیمی اداروں کو آئی ٹی اور جدید سائنس سے ہم آہنگ نہیں کریں گے، ہم دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تقریب میں سیاسی، سماجی اور انتظامی شخصیات نے بھرپور شرکت کی، تقریب کے اختتام پر اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ آئی ٹی لیب کے فعال ہونے کے بعد اساتذہ کی خصوصی تربیت کا اہتمام کیا جائے گا تا کہ وہ طلباء کو مصنوعی ذہانت (AI) اور جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں بہتر رہنمائی فراہم کر سکیں۔

چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (SMEs) ورکنگ گروپ کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں صوبے میں SMEs کی ترقی، مالی معاونت، مارکیٹ تک رسائی اور چیلنجز کے حل پر تفصیلی بحث کی گئی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ SMEs کو فروغ دینے کے لیے نئی پالیسیز وضع کی جائیں گی، تربیت کے پروگرام شروع کیے جائیں گے اور عوام کو اپنے کاروبار کے لیے اخوت فاؤنڈیشن کے ذریعے آسان قرضوں کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ یہ اقدامات صوبے کی معاشی ترقی اور روزگار کے مواقع بڑھانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ چیف سیکریٹری نے شرکاء کو ہدایت کی کہ تمام

چھوٹے، درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کے حوالے سے صوبائی حکومت ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہے، چیف سیکرٹری بلوچستان

متعلقہ محکمے اس اقدام کی فوری عمل درآمد یقینی بنائیں تاکہ جدید مواقع دستیاب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباری افراد کو جدید تربیت کے حوالے سے صوبائی حکومت ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہے جب کہ ایس ایم ای شعبے کے لئے لیبر کی پیشہ وارانہ تربیت انتہائی ضروری ہے جس کے لئے 4,320 نوجوانوں کو پیشہ ورانہ اور تکنیکی تربیت دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ انٹرپرائز ڈویلپمنٹ کے ذریعے 180 ایس ایم ایز کو انٹرپرائز ڈویلپمنٹ پروگرام کے ذریعے تیار اور 57 ہزار نوجوانوں کو یوتھ ضلعی سطح پر کاروباری صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اجلاس میں سیکرٹری انڈسٹریز خالد سرپرہ، سیکرٹری زراعت داؤد خلجی، سیکرٹری لائیو سٹاک محمد طیب لہڑی و دیگر موجود تھے۔

حکومت بلوچستان کا ماہ رمضان المبارک کے دوران مستحق اور غریب خاندانوں کیلئے رمضان پیکیج کا اعلان

رمضان المبارک میں بلوچستان کے 3 لاکھ 28 ہزار مستحق خاندانوں کو خصوصی رمضان پیکیج فراہم کیا جائے گا، وزیر اعلیٰ

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ حکومت بلوچستان نے ماہ رمضان المبارک کے دوران مستحق اور غریب خاندانوں کے لیے رمضان پیکیج کا اعلان کر دیا۔ یہ بات انہوں نے منگل کو سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا کہ رمضان المبارک میں بلوچستان کے 3 لاکھ 28 ہزار مستحق خاندانوں کو خصوصی رمضان پیکیج فراہم کیا جائے گا، پیکج کی تقسیم کو شفاف اور کرپشن فری بنانے کے لیے ہر ضلع میں 8 رکنی ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان ہر مستحق خاندان کی دہلیز تک رمضان پیکیج پہنچائے گی۔

خیبر پختونخوا اسمیت پورے پاکستان کے نوجوان ملک کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں، فیصل کریم کنڈی

نوجوانوں کی تعلیم، مکالمے و بین الاقوامی روابط کے فروغ سے ہی ایک پرامن و باہمی تعاون پر مبنی دنیا کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے، گورنر خیبر پختونخوا

گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے کہا ہے کہ نوجوانوں کی تعلیم، مکالمے اور بین الاقوامی روابط کے فروغ سے ہی ایک پُر امن اور باہمی تعاون پر مبنی دنیا کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ خیبر پختونخوا سمیت پورے پاکستان کے نوجوان ملک کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان میں بے پناہ صلاحیت موجود ہے، تاہم اس صلاحیت کو نکھارنے کے لیے مواقع، رہنمائی اور عالمی سطح پر ایکسپوژر کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے منگل کے روز اسلام آباد میں MUN انٹرنیشنل اکیڈمی کے زیر اہتمام MUN ویژن روم چیپٹر 2026 تقسیم اسناد کی تقریب سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں طلبہ، اساتذہ اور بین الاقوامی شراکت داروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ گورنر نے ایم یو این انٹرنیشنل اکیڈمی اور اس کے منتظمین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے پلیٹ فارمز پاکستانی نوجوانوں کو عالمی سطح پر اپنی صلاحیتیں منوانے اور ذمہ دار عالمی شہری کے طور پر کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور اٹلی کے درمیان تعلقات باہمی احترام، مشترکہ اقدار اور دیرینہ دوستی پر مبنی ہیں، جنہیں تعلیمی اور ثقافتی روابط مزید مضبوط بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ممالک کے نوجوانوں کے درمیان روابط اور مکالمہ باہمی افہام و تفہیم، برداشت اور مشترکہ قیادت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس نوعیت کی تقاریب نوجوانوں کو سفارت کاری، تعاون اور عالمی ہم آہنگی کے عملی تقاضوں سے روشناس کراتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم، مکالمے اور امن کے فروغ کے لیے مشترکہ کوششیں ہی روشن مستقبل کی ضمانت ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ جدید تعلیم صرف نصابی کتب تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس میں قیادت، کردار سازی، جدت اور سماجی ذمہ داری جیسے عناصر کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

کوہاٹ، گیس کی طویل لوڈ شیڈنگ کیخلاف خواتین کا شدید احتجاج، کوہاٹ بنوں روڈ بند، ٹریفک جام

گیس کی مسلسل عدم فراہمی کے باعث گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے ہیں، مظاہرین، انتظامیہ کی جانب سے مسئلے کے حل کی یقین دہانی پر احتجاج ختم

کوہاٹ کے شہری علاقے شاہ آباد میں گیس کی طویل لوڈ شیڈنگ کے خلاف خواتین سڑکوں پر نکل آئیں اور چکر کوٹ کے مقام پر احتجاج کرتے ہوئے کوہاٹ بنوں روڈ ہر قسم کی ٹریفک کے لیے بند کر دیا۔ احتجاج کے باعث مصروف شاہراہ پر ٹریفک جام ہو گیا جس کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات پیش آئیں۔ مظاہرین نے کہا کہ گیس کی مسلسل عدم فراہمی کے باعث ان کے گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے ہیں اور انہیں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ خواتین منتخب نمائندوں اور ایس این جی پی ایل حکام کے خلاف نعرے بازی کر رہی تھیں۔ اطلاع ملنے پر انتظامیہ اور پولیس حکام موقع پر پہنچ گئے اور مظاہرین سے مذاکرات کیے۔ مسئلے کے حل کی یقین دہانی پر خواتین نے احتجاج ختم کر دیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں جنگل خیل کی خواتین نے بھی گیس کی قلت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا تھا۔

سوات، مانکیال میں پہلی بار کشمیری مارخور کا قانونی شکار، نوجوان شکاری نے اعزاز اپنے نام کر لیا

سوات کی حسین وادی بحرین کے پہاڑی علاقے مانکیال زارینال میں تاریخ میں پہلی بار کشمیری مارخور کا قانونی شکار کیا گیا جسے علاقے کیلئے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ محکمہ جنگلی حیات خیبر پختونخوا کے مطابق لاہور سے تعلق رکھنے والے 24 سالہ قومی شکاری طہٰ ناصر نے نان ایکسپورٹیبل ہنٹنگ پرمٹ حاصل کر کے مقررہ قواعد و ضوابط کے تحت شکار کیا۔ شکاری نے تقریباً 365 سے 370 میٹر کے فاصلے سے مہارت کے ساتھ نشانہ لیا جبکہ پرمٹ کی قیمت 30 لاکھ روپے مقرر تھی۔ محکمہ وائلڈ لائف کے مطابق شکار کیے گئے کشمیری مارخور کے سینگوں کی لمبائی 37 انچ جبکہ وزن تقریباً 100 سے 120 کلوگرام کے درمیان ریکارڈ کیا گیا۔ حکام نے کہا کہ قانونی شکار سے نہ صرف جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے فنڈز حاصل ہوتے ہیں بلکہ علاقے میں سیاحت اور قدرتی وسائل کی اہمیت بھی اجاگر ہوتی ہے۔

سوات، رمضان میں ٹریفک روانی یقینی بنانے کیلئے ایس پی ٹریفک پرویز خان کا مختلف شاہراؤں کا دورہ

تجاوزات، نو پارکنگ زونز میں گاڑیاں کھڑی کرنیوالوں کیخلاف قانونی ایکشن، ون ویلنگ روک تھام کیلئے سخت اقدامات کی ہدایات

رمضان المبارک میں بڑھتے ہوئے ٹریفک رش کو مدنظر رکھتے ہوئے ایس پی ٹریفک وارڈن سوات پرویز خان نے مینگورہ شہر کی مختلف مصروف شاہراؤں، بازاروں اور تجارتی مراکز کا دورہ کر کے ٹریفک نظام کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اہلکاروں کو ہدایت کی کہ افطار سے قبل رش کے اوقات میں اضافی نفری تعینات کر کے ٹریفک کی روانی برقرار رکھی جائے۔ اس موقع پر تجاوزات کے خلاف کارروائی جاری رکھنے، نو پارکنگ زونز میں گاڑیاں کھڑی کرنے والوں کے خلاف قانونی ایکشن اور ون ویلنگ کی روک تھام کیلئے سخت اقدامات کی ہدایات جاری کی گئیں۔ ایس پی ٹریفک نے کہا کہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف جرمانوں سمیت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی جبکہ اہلکار شہریوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ رمضان المبارک میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹریفک پولیس سے تعاون کریں۔

صوبائی وزیر صحت ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو ڈاؤ یونیورسٹی میں امرجنگ انفیکشیس ڈیزیز ریسرچ لیب کا افتتاح کر رہی ہیں وائس چانسلر پروفیسر نازلی حسین اور سیکرٹری صحت سندھ طاہر سانگی بھی موجود ہیں

ڈاؤ یونیورسٹی میں متعدی بیماریوں کی جدید لیبارٹری کا افتتاح

امرجنگ انفیکشیس ڈیزیز لیبارٹری کا افتتاح صوبائی وزیر صحت ڈاکٹر عذرا پیچوہو نے کیا

ایک ہزار ملین روپے سے تیار جدید لیب صحت کے شعبے میں سندھ حکومت کی تاریخی پیش رفت ہے

حکومت سندھ نے لیب کے قیام کیلیے آٹھ سو ملین دیے تین سو ملین سالانہ اخراجات بھی دے گی، ڈاکٹر عذرا پیچوہو

پاکستان واچ نیوز

ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز میں متعدی امراض کی تحقیق و علاج کیلیے جدید امرجنگ انفیکشیس ڈیزیز لیبارٹری (ای آئی ڈی آر ایل) کا افتتاح کر دیا گیا افتتاح صوبائی وزیر صحت ڈاکٹر عذرا پیچوہو نے کیا، ایک ہزار ملین روپے کی لاگت سے قائم کی جانے والی یہ جدید لیب صحت کے شعبے میں سندھ حکومت کی اہم اور تاریخی پیش رفت قرار دی جا رہی ہے، افتتاح کے موقع پر سیکریٹری صحت طاہر سانگی، سیکریٹری یونیورسٹی اینڈ بورڈز عباس بلوچ، ڈاؤ یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر نازلی حسین پرو وائس چانسلرز پروفیسر جہاں آرا حسن ، پروفیسر ساجدہ قریشی ، رجسٹرار ڈاکٹر اشعر آفاق ، ڈاکٹر واحد راجپوت، پروفیسر صبا سہیل ، پروفیسر عظمی بخاری و دیگر پروفیسر بھی موجود تھے سندھ انفیکشس ڈیزیز اسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر جدید لیب کی افتتاحی تقریب سے خطاب میں ڈاکٹر عذرا پیچوہو نے کہا کہ حکومت سندھ نے لیب کے قیام کے لیے آٹھ سو ملین روپے فراہم کیے ہیں اور اس کے سالانہ اخراجات بھی حکومت برداشت کرے گی، لیبارٹری کے سالانہ اخراجات کا تخمینہ تقریباً 300 ملین روپے ہے۔ انہوں نے شکوہ کیا کہ صحت کے شعبے میں دیگر صوبوں سے آگے ہونے کے باوجود سندھ حکومت کی کاوشوں کو سراہا نہیں جاتا اور نہ ہی دی جانے والی گرانٹس کو نمایاں کیا جاتا ہے،تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیرِ صحت ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو نے مزید کہا کہ یہ اقدام پاکستان میں صحتِ عامہ کے فروغ کی جانب ایک تاریخی قدم ہے۔ حکومتِ سندھ نے قومی سطح پر قیادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف جدید تحقیق کی بنیاد رکھی ہے بلکہ صوبے کو آئندہ وباؤں اور صحت کے ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے مضبوط بنایا ہے۔ وائس چانسلر ڈاؤ یونیورسٹی پروفیسر نازلی حسین نے اس موقع پر بتایا کہ سندھ انفیکشس ڈیزیز اسپتال میں نہ صرف سندھ بلکہ دیگر صوبوں سے آنے والے مریضوں کو بھی طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں، جبکہ تمام خدمات حکومت سندھ کی جانب سے مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ بریفنگ کے دوران صوبائی وزیر صحت کو بتایا گیا کہ نیپا میں قائم اس جدید تحقیقی لیبارٹری کے قیام سے تیزی سے پھیلنے والی بیماریوں کی بروقت شناخت، تحقیق اور مؤثر تدارک ممکن ہو سکے گا۔ جدید سہولتوں سے وبائی امراض سے نمٹنے میں نمایاں مدد ملے گی جبکہ ڈینگی، کانگو، ایچ آئی وی اور ٹی بی سمیت مختلف امراض کی تشخیص مزید تیز اور مؤثر بنائی جائے گی۔ مزید بتایا گیا کہ مقامی سطح پر جدید ٹیسٹنگ کی سہولت سے اخراجات میں کمی آئے گی اور طبی و لیبارٹری عملے کو جدید بایو سیفٹی تربیت بھی فراہم کی جائے گی۔ امرجنگ انفیکشیس ڈیزیز لیبارٹری کا قیام صوبے میں صحت عامہ کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم سنگ میل ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سندھ انفیکشیس ڈیزیز اسپتال و ریسرچ سینٹر ایک خصوصی سرکاری ادارہ ہے جو متعدی بیماریوں کی تشخیص، علاج، انتظام اور جدید تحقیق کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ یہ ادارہ صوبے میں وباؤں سے نمٹنے، انفیکشن کنٹرول اور صحتِ عامہ کی تیاری کے حوالے سے فرنٹ لائن کا کردار ادا کر رہا ہے۔ بریفنگ کے مطابق سندھ کو ڈینگی، چکن گنیا، انفلوئنزا، ایچ آئی وی، کانگو وائرس (CCHF)، ادویات کے خلاف مزاحم ٹائیفائیڈ اور ٹی بی سمیت مختلف خطرناک بیماریوں کے پھیلاؤ کا سامنا رہتا ہے۔ نئی لیبارٹری ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کو محفوظ ماحول میں ان بیماریوں کی تشخیص، تحقیق اور مؤثر ردعمل کی سہولت فراہم کرے گی۔ بریفنگ میں کہا گیا کہ بروقت اور درست تشخیص کے ذریعے مریضوں کو فوری علاج فراہم کیا جا سکے گا، جبکہ اسپتالوں اور کمیونٹیز میں انفیکشن کے پھیلاؤ میں نمایاں کمی آئے گی۔ صوبے کے اندر جدید ٹیسٹنگ اور تحقیق کی سہولت دستیاب ہونے سے اخراجات میں کمی اور صحت کے نظام میں بہتری آئے گی۔ بریفنگ کے مطابق یہ لیبارٹری بہتر تشخیصی ٹیسٹ، جدید علاج کے طریقوں اور مقامی ضروریات کے مطابق ویکسین کی تیاری کے لیے تحقیق کو فروغ دے گی۔ ساتھ ہی طبی اور لیبارٹری عملے کو جدید حفاظتی اصولوں اور بایوسیفٹی اقدامات کی تربیت بھی فراہم کی جائے گی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ صوبائی سطح پر بایوسیکیورٹی لیول کی اور اینیمل بایوسیکیورٹی لیول تھری کی کوئی ریفرنس لیبارٹری موجود نہیں جو ہائی رسک پیتھوجنز پر کام کر سکے یہ جدید لیب ہائی رسک پیتھوجنز کی تشخیص ،تحقیق وبا کے دوران جینومک سیکوئنسنگ اور ویکسین کی تیاری میں محدود صلاحیت رکھتی ہے بریفنگ میں کہا گیا کہ یہ منصوبہ نہ صرف موجودہ چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اہم ہے بلکہ یہ سندھ کے عوام کی سلامتی اور فلاح کے لیے ایک طویل المدتی سرمایہ کاری بھی ہے۔ اس اقدام سے صوبہ سندھ کا ہیلتھ سسٹم ردعمل پر مبنی نظام سے نکل کر امراض سے نمٹنے کی پیشگی تیاری کے مؤثر نظام کی جانب گامزن ہوگا، جس سے بہتر صحت یابی، کم پیچیدگیاں اور جانی نقصان میں کمی ممکن ہو سکے گی۔ سندھ انفیکشیس ڈیزیز اسپتال میں ابھرتی متعدی بیماریوں کی تحقیقی لیبارٹری کا قیام صحت کے شعبے میں سندھ کی قیادت، عوامی تحفظ کے عزم اور پاکستان کے محفوظ مستقبل کی تعمیر کی جانب ایک قابل فخر سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ افتتاحی تقریب سے ڈاؤ یونیورسٹی کے وائرولوجی کے اسسٹنٹ پروفیسر بلال احمد خان ،نیوکلیئر میڈیسن کی پروفیسر نوشین فاطمہ، آنکولوجی پروفیسر مریم نعمان اور ڈاکٹر منیبہ شیخ نے بھی خطاب کیا قبل ازیں ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو نے تختی کی نقاب کشائی کر کے امرجنگ انفیکشیس ڈیزیز لیب کا افتتاح کیا جبکہ تقریب کے آخر میں وائس چانسلر ڈاؤ یونیورسٹی پروفیسر نازلی حسین نے صوبائی وزیر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔

پاکستان اسکول مسقط میں رمضان کرکٹ ٹورنامنٹ 2026

اسپورٹس ڈیسک

پاکستان اسکول مسقط میں رمضان کرکٹ ٹورنامنٹ 2026 ٹورنامنٹ کے دوسرے روز پاکستان اسکول مسقط اسپورٹس گراؤنڈ میں جاری رہا۔ میچز میں ہر شام کرکٹ شائقین اور کمیونٹی ممبران کھانے کے اسٹالز اور تفریح کے ساتھ دلچسپ کرکٹ سے لطف اندوز ہونے کے لیے کثیر تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ ہر میچ میں شائقین کا جوش و ولولہ قابل دید ہے

میچ 1–XIPSM بمقابلہ کرچن برادرز 00:9 بجے شروع ہوا۔ XIPSM نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا انتخاب کیا۔ پی ایس ایم الیون نے مقررہ 8 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 81 رنز بنائے، عثمان ذکا نے سب سے زیادہ 27 رنز بنائے جس میں تین چھکے اور ایک چوکا شامل تھا۔ کرچن برادرز کے لیے، معاذ نے شاندار باؤلنگ اسپیل کیا، 2 اوورز میں صرف 2 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں، اور مین آف دی میچ قرار پائے۔ 82 رنز کے تعاقب میں کرچن برادرز 8 اوورز میں 9 وکٹوں پر 64 رنز ہی بنا سکے۔ سہیل 7 گیندوں پر 17 رنز (1 چھکا، 2 چوکے) کے ساتھ نمایاں اسکورر رہے اور انہوں نے 18 رنز کے عوض 3 وکٹیں بھی حاصل کیں، لیکن ان کی کوششیں نتیجہ کو تبدیل کرنے کے لیے کافی نہیں تھیں۔

میچ 2–الکیمیکل بی بمقابلہ ایم آر پی دوسرے میچ میں، الکیمیکل بی نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا، اور 6 وکٹوں پر 86 رنز بنائے۔ عادل نے 9 گیندوں پر 37 رنز کی شاندار ناقابل شکست اننگز کھیلی جس میں چار چھکے اور ایک چوکا شامل تھا۔ جواب میں ایم آر پی نے شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کیا۔ فہیم نے 10 چھکوں سمیت 64 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کیا۔ ایم آر پی نے کامیابی سے ہدف 6.4 اوورز میں مکمل کر کے 8 وکٹوں سے جیت لیا۔ کرکٹ ٹورنامنٹ رمضان المبارک کی شام کا ایک جاندار ماحول پیدا کرنے کے لیے جاری ہے، جس سے کمیونٹی کو کھیلوں، تفریح اور سماجی میل جول کے ذریعے اکٹھا کیا جا رہا ہے۔

یومِ کتب خانہ (لائبریری ڈے) کی مناسبت سے پروقار تقریب

گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج نارتھ ناظم آباد بلاک ایم میں منعقدہ تقریب میں ربیعہ علی فریدی کی بطورِ مہمان خصوصی شرکت

پاکستان واچ رپورٹ

کراچی کے معروف تعلیمی ادارے گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج نارتھ ناظم آباد بلاک ایم میں یوم کتب خانہ کی باوقار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں سوسائٹی فاردی پروموشن آف ریڈنگ اینڈ امپرومنٹ آف لائبریریز (اسپرل) کی فعال رکن ربیعہ علی فریدی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تقریب کا مقصد مطالعے کا فروغ، کتب خانوں کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور طالبات میں تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔

اس سلسلے میں سینئر چیف لائبریرین فرحین محمود (صدر لائبریری اینڈ انفارمیشن انوویٹرز) نے لائبریری میں مقابلہ جاتی سرگرمیوں کا انعقاد کیا، جس کا مقصد طالبات کی تخلیقی صلاحیتوں کو نمایاں کرنا تھا۔ پہلا مقابلہ لائبریری اسکیچنگ کا تھا، جس میں طالبات نے نہایت خوبصورت فن پارے پیش کیے۔ انہیں لائبریری کے ماحول کو خاکوں کی صورت میں پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، اور انہوں نے غیر معمولی تخلیقی سوچ اور موضوع سے ہم آہنگ انداز میں حصہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی یومِ کتب خانہ کی مناسبت سے پوسٹر مقابلہ بھی منعقد ہوا۔ طالبات نے کتب خانہ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے خوبصورت، معلوماتی اور بامعنی پوسٹرز تیار کیے، جو دیدہ زیب اور تخلیقی صلاحیتوں کا عمدہ اظہار تھے۔

بحیثیت جج کالج کی پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر رضوانہ زاہد صدیقی، ربیعہ علی فریدی، پروفیسر عامر سبحانی، شہزادو ترین اور چیف لائبریرین فرحین محمود نے دونوں مقابلوں کا جائزہ لیا اور اول، دوم اور سوم پوزیشنز کا فیصلہ کیا۔ مجموعی طور پر طالبات کا کام نہایت شاندار تھا۔

لائبریری کے دورے کے بعد پرنسپل کی سربراہی میں مہمان مرکزی آڈیٹوریم پہنچے، جہاں لائبریری ڈے کا باقاعدہ پروگرام منعقد ہونا تھا۔ آڈیٹوریم میں طالبات کے روشن اور سیکھنے کی لگن سے بھرپور چہرے دیکھنے کو ملے۔ بڑی تعداد میں موجود ہونے کے باوجود طالبات نہایت منظم تھیں۔ کالج کے اساتذہ اور معزز مہمانانِ گرامی بھی موجود تھے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کی سعادت عائشہ رضا خان نے حاصل کی۔ اس کے بعد نعتِ رسولِ مقبول عدینہ افضل نے پیش کی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض سیدہ فاطمہ وجاہت نے انجام دیے اور نہایت خوش اسلوبی سے پروگرام کو آگے بڑھایا۔

تقریب کی مناسبت سے تقاریر فاطمہ صداقت اور علیزہ دولت خان نے پیش کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کتابوں پر تبصرے بھی پیش کیے گئے۔ اردو میں تبصرہ مریم علی نے پیش کیا، جبکہ انگریزی میں تجزیہ ربیعہ سلطانہ نے پیش کیا۔ انگریزی کتاب کے تبصرے کی رہنمائی پروفیسر کرن عمر نے کی، جبکہ اردو تبصرے کی رہنمائی پروفیسر عالیہ مجید نے کی۔ طالبات نے منتخب کتب پر جامع اور مدلل تبصرے پیش کیے، جن سے ان کی مطالعے کی عادت اور تنقیدی جائزہ لینے کی صلاحیت واضح ہوئی۔

تقریب میں پروفیسر عامر سبحانی نے طالبات سے خطاب کیا۔ شہزادو ترین نے اپنی پریزنٹیشن کے ذریعے کاغذ اور کتاب کے تاریخی سفر پر روشنی ڈالی۔ سینئر چیف لائبریرین فرحین محمود نے اس دن کی مناسبت سے گفتگو کی، پروگرام کی کامیابی میں شامل اساتذہ اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور خصوصی طور پر پرنسپل صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کا اختتام پرنسپل صاحبہ کے ولولہ انگیز خطاب پر ہوا، جس میں انہوں نے طالبات کو مطالعے کی طرف راغب ہونے کی ترغیب دی۔

اس کے بعد تقریب کی مہمان خصوصی ربیعہ علی فریدی کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے لائبریریوں کی اہمیت، ڈیجیٹل دور میں کتابوں کی افادیت اور نوجوان نسل میں مطالعے کے رجحان کو فروغ دینے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے دنیا میں کتابوں کی اشاعت کے تاریخی پس منظر پر بھی گفتگو کی۔

پروگرام کے اختتام پر نمایاں کارکردگی دکھانے والی طالبات اور دیگر شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئیں، جبکہ پھولوں کے گلدستے اور اعزازات بھی پیش کیے گئے۔ اس منظم تقریب کے انعقاد میں ڈسپلن کمیٹی کی محنت شامل تھی، جس میں پروفیسر نادیہ خاتون، پروفیسر شازیہ غنی اور پروفیسر نمرہ بشیر شامل تھیں۔ پوسٹر اور اسکیچنگ مقابلوں کو کامیاب بنانے میں پروفیسر ثوبیہ وقار اور ڈاکٹر نادیہ رمضان کی خدمات نمایاں رہیں۔ لائبریری ڈے پروگرام کی کوآرڈینیٹر پروفیسر عظمٰی عباسی تھیں۔

تقریب کے اختتام پر اظہارِ تشکر کے طور پر پرنسپل صاحبہ کی جانب سے یادگاری شیلڈ اور پھول پیش کیے گئے۔ یوم کتب خانہ کی یہ تقریب نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی اور اس نے ادارے کے علمی، تخلیقی اور فکری معیار کو بھرپور انداز میں نمایاں کیا۔ طالبات کی پُرجوش شرکت نے اس تقریب کو بامقصد اور یادگار بنادیا۔ سینئر چیف لائبریرین فرحین محمود کی یہ کاوش لائبریری کی ترویج میں ایک اہم کردار ہے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاکستان واچ

PAKISTAN WATCH

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3